قال رسول الله ﷺ: نَضَّرَ اللّٰهُ اِمرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

أَربعون حديثًا فی معجزاة النبی ﷺ

40

سلسلة اربعينات الحديث النبوی

اربعینِ معجزات

تألیف:

ابو حمزہ عبدالخالق صدّیقی

ترتیب، تخریج و اضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنّہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول اللہ ﷺ:
نَضَّرَ اللّٰهُ اِمرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

40
سلسلة اربعينات الحديث النبوی

أربعون حديثا
فی معجزاة النبی ﷺ

اربعینِ معجزات

تالیف:
ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

نام کتاب: اربعینِ معجزات

تالیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam
486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ- ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾ [الجمعة : 2]. وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ. أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر وشرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴾ [الشوریٰ: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلّف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچا ئیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھٰی . ❶

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَـنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَـمَ شَيْـئًـا مِـمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَـذَبَ ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ﴾ . . الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' ❷

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمد یہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًاؕ ﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔ انہوں

---

❶ فتح القدير :488/1.

❷ صحيح بخارى، كتاب التفسير، رقم :4612.

نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ . . . الآية ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : 3-4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّیْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرْقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰـذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهٗ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهٗ بِهٖ وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لِيُؤَدِّيَهٗ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ" ❶

''یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔''

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ . . .)) ❷

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔''

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ . . .))

---

❶ معرفة علوم الحديث، ص: 63.

❷ سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث :2668، عن زيد بن ثابت.

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف وتبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

''هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ .'' ❶

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ .'' ❷

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِي الدَّارِيْنِ .

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

❶ شرف أصحاب الحديث، ص: 27.

❷ شرف أصحاب الحديث، ص: 31.

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا .)) ❶

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء وعلماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِي زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِي زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور نا قابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ ❷

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

❶ العلل المتناهية :111/1۔ المقاصد الحسنة :411 .

❷ تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة ، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووي ، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقي :271/2، برقم :1727 .

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبداللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبداللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبدالرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ" حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبدالرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ" اور ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخْرَّجَةُ فِى السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيّ" اور حافظ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِىْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ "اَلْاَرْبَعُوْنَ فِی معجزاۃ النبی ﷺ" زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وکتبہ

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْـحَمْدَ لِلّٰهِ ، نَحْمَدَهٗ ، وَنَسْتَعِيْنُهٗ ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَـلَا مُضِلَّ لَهٗ ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَـلَا هَادِيَ لَهٗ ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ . اَمَّا بَعْدُ:

پیالۂ دودھ کا معجزہ

حدیث:1

((عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهٗ كَانَ يَقُولُ: أَللَّهُ الَّذِی لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنْ كُـنْـتُ لَأَعْتَـمِـدُ بِكَبِدِی عَلَی الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ ، وَإِنْ كُنْتُ لَأَشُـدُّ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِی مِنَ الْجُوعِ ، وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمِ الَّذِی يَخْرُجُونَ مِنْهُ ، فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَـابِ اللَّهِ ، مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِی ، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ، ثُمَّ مَرَّ بِی عُـمَـرُ فَسَـأَلْتُـهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ ، مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِی ، فَـمَـرَّ فَـلَـمْ يَفْعَلْ ، ثُمَّ مَرَّ بِی أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّـمَ حِينَ رَآنِی وَعَرَفَ مَا فِی نَفْسِی وَمَا فِی وَجْهِی ثُمَّ قَالَ: يَـا أَبَـا هِـرٍّ ، قُـلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ: الْحَقْ ، وَمَضَى فَتَبِـعْتُـهُ فَـدَخَلَ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لِی فَدَخَلَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِی قَدَحٍ ، فَـقَالَ: مِنْ أَيْنَ هَذَا اللَّبَنُ؟ قَالُوا: أَهْدَاهُ لَكَ فُلَانٌ أَوْ فُلَانَةُ ، قَالَ: أَبَـا هِرٍّ ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: الْحَقْ إِلَى أَهْلِ الصُّفَّةِ فَـادْعُهُمْ لِی ، قَالَ: وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُونَ إِلَى

أَهْـلٍ وَلَا مَـالٍ وَلَا عَـلَـى أَحَدٍ، إِذَا أَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَـمْ يَتَـنَـاوَلْ مِـنْهَا شَيْئًا، وَإِذَا أَتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ وَأَصَابَ مِـنْهَـا وَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا، فَسَائَنِى ذَلِكَ فَقُلْتُ: وَمَا هَذَا اللَّبَنُ فِى أَهْلِ الصُّفَّةِ كُنْتُ أَحَقُّ أَنَا أَنْ أُصِيبَ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً أَتَقَوَّى بِهَـا فَإِذَا جَاؤُوْ أَمَرَنِى فَكُنْتُ أَنَا أُعْطِيهِمْ، وَمَا عَسَى أَنْ يَبْلُغَنِى مِـنْ هَـذَا اللَّبَنِ؟ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ ﷺ بُدٌّ فَـأَتَيْتُهُـمْ فَـدَعَـوْتُهُـمْ فَأَقْبَلُوا، فَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ، وَأَخَذُوا مَـجَـالِسَهُـمْ مِنَ الْبَيْتِ. قَالَ: يَا أَبَا هِرٍّ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ الـلَّـهِ! قَـالَ: خُـذْ فَـأَعْـطِهِـمْ، فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ أُعْطِيهِ الـرَّجُـلَ فَيَشْـرَبُ حَتَّـى يَـرْوَى، ثُـمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَأُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَـرْوَى ثُـمَّ يَـرُدُّ عَـلَـيَّ الْقَدَحَ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ رَوِيَ الْـقَـوْمُ، كُـلُّهُمْ فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّـمَ فَقَالَ: أَبَا هِرٍّ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: بَقِيتُ أَنَا وَأَنْـتَ، قُـلْـتُ: صَـدَقْـتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: اقْعُدْ فَاشْرَبْ، فَـقَـعَـدْتُ فَشَـرِبْـتُ، فَقَالَ: اشْرَبْ فَشَرِبْتُ، فَمَا زَالَ يَقُولُ: اشْـرَبْ، حَتَّـى قُـلْـتُ: لَا وَالَّـذِى بَـعَثَكَ بِـالْحَقِّ، مَا أَجِدُ لَهُ مَسْـلَـكًـا، قَـالَ: فَـأَرِنِـى، فَأَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَسَمَّى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ.)) ❶

---

❶ صحيح بخارى، كتاب الرقاق، رقم: 6452، مسند أحمد: 515/2، رقم: 10679.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں (زمانہ نبوی میں) بھوک کے مارے زمین پر اپنے پیٹ کے بل لیٹ جاتا تھا، اور کبھی میں بھوک کے مارے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا۔ ایک دن میں اس راستے پر بیٹھ گیا جس سے صحابہ رضی اللہ عنہم نکلتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ گزرے اور میں نے ان سے کتاب اللہ کی ایک آیت کے بارے میں پوچھا، میرے پوچھنے کا مقصد یہ تھا کہ وہ مجھے کچھ کھلا دیں، مگر وہ چلے گئے اور کچھ نہیں کیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے، میں نے ان سے بھی قرآن مجید کی ایک آیت پوچھی اور پوچھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ وہ مجھے کچھ کھلا دیں، مگر وہ بھی گزر گئے اور کچھ نہیں کیا۔ اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گزرے اور آپ نے جب مجھے دیکھا تو آپ مسکرا دیئے اور آپ میرے دل کی بات سمجھ گئے اور میرے چہرے کو آپ نے پرکھ لیا۔ پھر آپ نے فرمایا، اباہر! میں نے عرض کیا لبیک، یا رسول اللہ! فرمایا، میرے ساتھ آ جاؤ اور آپ چلنے لگے۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چل دیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اندر گھر میں تشریف لے گئے، پھر میں نے اجازت چاہی اور مجھے اجازت ملی۔ جب آپ داخل ہوئے تو ایک پیالے میں دودھ ملا۔ دریافت فرمایا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ کہا کہ فلاں یا فلانی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تحفہ بھیجا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اباہر! میں نے عرض کیا لبیک، یا رسول اللہ! فرمایا اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں بھی میرے پاس بلا لاؤ۔ کہا کہ اہل صفہ اسلام کے مہمان ہیں، وہ نہ کسی کے گھر پناہ ڈھونڈتے، نہ کسی کے مال میں اور نہ کسی کے پاس، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ آتا تو اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کے پاس بھیج دیتے، اور خود اس میں سے کچھ نہیں رکھتے۔ البتہ جب آپ کے پاس تحفہ آتا تو انہیں بلا بھیجتے

اور خود بھی اس میں سے کچھ کھاتے اور انہیں بھی شریک کرتے۔ چنانچہ مجھے یہ بات ناگوار گزری اور میں نے سوچا کہ یہ دودھ ہے ہی کتنا کہ سارے صفہ والوں میں تقسیم ہو، اس کا حق دار میں تھا کہ اسے پی کر کچھ قوت حاصل کرتا۔ جب صفہ والے آئیں گے تو آنحضرت ﷺ مجھ سے فرمائیں گے اور میں انہیں اسے دے دوں گا، مجھے تو شاید اس دودھ میں سے کچھ بھی نہیں ملے گا، لیکن اللہ اور اس کے رسول کی حکم برداری کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہیں تھا۔ چنانچہ میں ان کے پاس آیا اور آنحضرت ﷺ کی دعوت پہنچائی، وہ آ گئے اور اجازت چاہی۔ انہیں اجازت مل گئی، پھر وہ گھر میں اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اباہر! میں نے عرض کیا، لبیک یا رسول اللہ! فرمایا، لو اور اسے ان سب حاضرین کو دے دو۔ میں نے پیالہ پکڑ لیا اور ایک ایک کو دینے لگا۔ ایک شخص دودھ پی کر جب سیراب ہو جاتا تو مجھے پیالہ واپس کر دیتا پھر دوسرے شخص کو دیتا، وہ بھی سیر ہو کر پیتا پھر پیالہ مجھ کو واپس کر دیتا اور اسی طرح تیسرا پی کر مجھے پیالہ واپس کر دیتا۔ اس طرح میں نبی کریم ﷺ تک پہنچا لوگ پی کر سیراب ہو چکے تھے۔ آخر میں آنحضرت ﷺ نے پیالہ پکڑا اور اپنے ہاتھ پر رکھ کر آپ نے میری طرف دیکھا اور مسکرا کر فرمایا: یا اباہر! میں نے عرض کیا، لبیک یا رسول اللہ۔ فرمایا، اب میں اور تم باقی رہ گئے ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے سچ فرمایا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بیٹھ جاؤ اور پیو۔ میں بیٹھ گیا اور میں نے دودھ پیا اور آنحضرت ﷺ برابر فرماتے رہے کہ اور پیو، آخر مجھے کہنا پڑا نہیں، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اب بالکل گنجائش نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: پھر مجھے دے دو۔ میں نے پیالہ آنحضرت ﷺ کو دے دیا۔ آنحضرت ﷺ نے اللہ کی حمد بیان کی اور بسم اللہ

پڑھ کر بچا ہوا خود پی گئے۔''

جَو کی روٹیوں میں برکت

حدیث:2

((وَعَنْ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: قَالَ اَبُو طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ: قَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ضَعِيفًا، اَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ، فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ! فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ: ثُمَّ اَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا، فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ، ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِى، وَرَدَّتْنِى بِبَعْضِهِ، ثُمَّ اَرْسَلَتْنِى اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: فَذَهَبْتُ بِهٖ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا فِىْ الْمَسْجِدِ، وَمَعَهُ النَّاسُ، فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَرْسَلَكَ اَبُو طَلْحَةَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ! فَقَالَ: اَلِطَعَامٍ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ! فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِمَنْ مَعَهُ: قُومُوا قَالَ: فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ، حَتّٰى جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ، فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ اَبُو طَلْحَةَ: يَا اُمَّ سُلَيْمٍ! قَدْ جَآءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاسِ، وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ، فَقَالَتْ: اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ، قَالَ: فَانْطَلَقَ اَبُوطَلْحَةَ حَتّٰى لَقِىَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَاَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: هَلُمِّى مَا عِنْدَكِ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ! فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ، فَاَمَرَ بِهٖ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَفُتَّ، وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَاَدَمَتْهُ، ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُولَ، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوا حَتّٰى

شَبِعُـوا ، ثُمَّ خَرَجُوا ، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَـاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوا حَتّٰـى شَبِعُـوا ، ثُـمَّ خَرَجُوا ، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ حَتّٰى اَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا ، وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ رَجُلًا اَوْ ثَمَانُونَ .)) ❶

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (میرے والد) ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے (میری والدہ) ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز بھوک کی وجہ سے بڑی کمزور محسوس کی ہے، کیا گھر میں کچھ کھانے کو ہے؟ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: ہاں! پھر جَو کی روٹیاں نکالیں اور انہیں اپنے دوپٹے میں لپیٹ دیا اور میری چادر کے ایک حصہ میں چھپا دیا اور دوسرا حصہ میرے اوپر اوڑھا دیا اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا، میں گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے، میں جا کر ان کے پاس کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوطلحہ نے تجھے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا کھانا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سارے ساتھیوں کو مخاطب کر کے فرمایا چلو کھانے کے لیے۔ وہ سب اٹھ کر چل دیے اور میں سب کے آگے تھا حتیٰ کہ (اپنے والد) ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں ساری صورت حال سے آگاہ کیا۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے (ام سلیم رضی اللہ عنہا سے) کہا اے ام سلیم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس تو انہیں کھلانے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے جواب دیا (فکر نہ کرو) اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم جانیں۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا استقبال کیا اور پھر دونوں گھر میں داخل ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے

❶ صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب جواز استتباعة غیره الی دار من یثق برضاه ذالك، رقم: 5316.

ام سلیم! تیرے پاس جو کچھ ہے، وہ لے آ۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا وہی روٹیاں لے آئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں توڑنے کا حکم دیا پھر ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان پر کچھ گھی ڈال دیا گویا وہ سالن تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی توفیق سے دعا فرمائی اور حکم دیا دس آدمی آ کر کھانا کھائیں۔ دس آدمیوں نے کھانا کھایا حتیٰ کہ وہ سیر ہو کر چلے گئے۔ پھر دس مزید آدمیوں کو کھانے کے لیے بلایا گیا انہوں نے پیٹ بھر کر کھایا اور چلے گئے۔ پھر دس آدمی بلائے گئے حتیٰ کہ تمام لوگوں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔ سارے لوگوں کی تعداد ستر یا اسّی تھی۔“

سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا

حدیث: 3

((وَعَنِ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، يَقُولُ: جَاءَ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ إِلَى أَبِي فِي مَنْزِلِهِ، فَاشْتَرَى مِنْهُ رَحْلًا، فَقَالَ لِعَازِبٍ: ابْعَثِ ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِي، قَالَ: فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ، وَخَرَجَ أَبِي يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ فَقَالَ لَهُ أَبِي: يَا أَبَا بَكْرٍ! حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِينَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قَالَ: نَعَمْ! أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ، وَخَلَا الطَّرِيقُ لَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ، فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، فَنَزَلْنَا عِنْدَهُ، وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مَكَانًا بِيَدِي يَنَامُ عَلَيْهِ، وَبَسَطْتُ فِيهِ، فَرْوَةً وَقُلْتُ: نَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَأَنَا أَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ، فَنَامَ، وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ، فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهِ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا، فَقُلْتُ لَهُ: لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ، فَقَالَ

لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَوْ مَكَّةَ ، قُلْتُ: أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ! قُلْتُ: أَفَتَحْلُبُ؟ قَالَ: نَعَمْ ، فَأَخَذَ شَاةً ، فَقُلْتُ انْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ التُّرَابِ وَالشَّعْرِ وَالْقَذَى ، قَالَ: فَرَأَيْتُ الْبَرَاءَ يَضْرِبُ إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى يَنْفُضُ ، فَحَلَبَ فِي قَعْبٍ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ ، وَمَعِي إِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ يَرْتَوِي مِنْهَا ، يَشْرَبُ ، وَيَتَوَضَّأُ ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ ، فَوَافَقْتُهُ حِينَ اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ ، فَقُلْتُ: اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ ، ثُمَّ قَالَ: أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ؟ قُلْتُ: بَلَى ، قَالَ: فَارْتَحَلْنَا بَعْدَمَا مَالَتِ الشَّمْسُ ، وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ ، فَقُلْتُ: أُتِينَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَقَالَ: ﴿لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾ فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَارْتَطَمَتْ بِهِ فَرَسُهُ إِلَى بَطْنِهَا أُرَى فِي جَلَدٍ مِنَ الْأَرْضِ -شَكَّ زُهَيْرٌ- فَقَالَ: إِنِّي أُرَاكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ ، فَادْعُوَا لِي ، فَاللّٰهُ لَكُمَا أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ ، فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَنَجَا ، فَجَعَلَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ: قَدْ كَفَيْتُكُمْ مَا هُنَا فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ ، قَالَ: وَوَفَى لَنَا .)) ❶

''اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے والد کے پاس ان کے گھر آئے اور ان سے ایک پالان خریدا، پھر انہوں نے میرے والد سے کہا کہ اپنے بیٹے کے ذریعے اسے میرے ساتھ بھیج دو۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے بیان کیا چنانچہ میں اس کجاوے کو اٹھا کر آپ کے ساتھ چلا اور میرے والد اس کی قیمت کے روپے پرکھوانے لگے۔ میرے والد

❶ صحیح بخاری ، کتاب المناقب ، باب علاماتِ النبوۃ فی الإسلام ، رقم :3615 .

نے ان سے پوچھا اے ابوبکر! مجھے وہ واقعہ سناؤ جب تم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غارثور سے ہجرت کی تھی تو آپ دونوں نے وہ وقت کیسے گزارا تھا؟ اس پر انہوں نے بیان کیا کہ جی ہاں رات بھر تو ہم چلتے رہے اور دوسرے دن صبح کو بھی لیکن جب دوپہر کا وقت ہوا اور راستہ بالکل سنسان پڑ گیا کہ کوئی بھی آدمی گزرتا ہوا دکھائی نہیں دیتا تھا تو ہمیں ایک لمبی چٹان دکھائی دی' اس کے سائے میں دھوپ نہیں تھی۔ ہم وہاں اتر گئے اور میں نے خود نبی کریم ﷺ کے لیے ایک جگہ اپنے ہاتھ سے ٹھیک کر دی اور ایک چادر وہاں بچھا دی' پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ یہاں آرام فرمائیں میں نگرانی کروں گا۔ آنحضرت ﷺ سو گئے اور چاروں طرف حالات دیکھنے کے لیے نکلا۔ اتفاق سے مجھے ایک چرواہا ملا۔ وہ بھی اپنی بکریوں کے ریوڑ کو اسی چٹان کے سائے میں لانا چاہتا تھا جس کے تلے میں نے پڑاؤ ڈالا تھا' وہی اس کا بھی ارادہ تھا' میں نے پوچھا کہ تو کس قبیلے سے ہے؟ اس نے بتایا کہ مدینہ یا (راوی نے کہا کہ) مکہ کے فلاں شخص سے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا تیری بکریوں سے دودھ مل سکتا ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں۔ میں نے پوچھا' کیا ہمارے لئے تو دودھ نکال سکتا ہے؟ اس نے کہا ہاں' چنانچہ وہ ایک بکری پکڑ کے لایا۔ میں نے اس سے کہا کہ پہلے تھن کو مٹی' بال اور دوسری گندگیوں سے صاف کر لے۔ ابو اسحاق راوی نے کہا کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے پر مارا کر تھن کو جھاڑنے کی صورت بیان کیا۔ اس نے لکڑی کے ایک پیالے میں دودھ نکالا۔ میں نے آنحضرت ﷺ کے لیے ایک برتن اپنے ساتھ رکھ لیا تھا۔ آپ اس سے پانی پیا کرتے تھے اور وضو بھی کر لیتے۔ پھر میں آنحضرت ﷺ کے پاس آیا (آپ سو رہے تھے) میں آپ کو جگانا پسند نہیں کرتا

تھا لیکن بعد میں جب میں آیا تو آپ بیدار ہو چکے تھے' میں نے پہلے دودھ کے برتن پر پانی بہایا جب اس کے نیچے کا حصہ ٹھنڈا ہو گیا تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! دودھ پی لیجئے۔ انہوں نے بیان کیا کہ پھر آنحضرت ﷺ نے دودھ نوش فرمایا۔ جس سے مجھے خوشی حاصل ہوئی۔ پھر آپ نے فرمایا کیا ابھی کوچ کرنے کا وقت نہیں آیا؟ میں نے عرض کیا: آ گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب سورج ڈھل گیا تو ہم نے کوچ کیا۔ بعد میں سراقہ بن مالک ہمارا پیچھا کرتا ہوا یہیں پہنچا۔ میں نے کہا حضور! اب تو یہ ہمارے قریب ہی پہنچ گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: غم نہ کرو' اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ آپ نے پھر اس کے لیے بددعا کی اور اس کا گھوڑا اسے لئے ہوئے پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ میرا خیال ہے کہ زمین بڑی سخت تھی' یہ شک (راوی حدیث) زہیر کو تھا۔ سراقہ نے کہا' میں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگوں نے میرے لئے بددعا کی ہے' اگر اب آپ لوگ میرے لئے (اس مصیبت سے نجات کی) دعا کر دیں تو اللہ کی قسم میں آپ لوگوں کی تلاش میں آنے والے تمام لوگوں کو واپس لوٹا دوں گا۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے پھر دعا کی تو وہ نجات پا گیا۔ پھر تو جو بھی اسے راستے میں ملتا اس سے وہ کہتا تھا کہ میں بہت تلاش کر چکا ہوں' قطعی طور پر وہ ادھر نہیں ہیں۔ اس طرح جو بھی ملتا اسے وہ واپس اپنے ساتھ لے جاتا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس نے ہمارے ساتھ جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کیا۔''

انگلیوں کے درمیان سے پانی پھوٹنا

حدیث: 4

((وَعَنْ اَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ: اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ بِالزَّوْرَآءِ، فَأُتِيَ

بِاِنَاءٍ مَاءٍ لَا يَغْمُرُ اَصَابِعَهُ، فَوَضَعَ كَفَّهُ فِيهِ، فَجَعَلَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ جَمِيعُ اَصْحَابِهِ، قَالَ: قُلْتُ: كَمْ كَانُوْا يَا اَبَا حَمْزَةَ؟ قَالَ: كَانُوْا زُهَاءَ الثَّلَاثِ مِائَةٍ .)) ❶

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زوراء (مدینہ کا ایک محلّہ) میں تشریف فرما تھے (پانی ختم ہوگیا تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پانی کا ایک برتن (پیالہ) لایا گیا جس میں بس اتنا ہی پانی تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیاں بھی نہیں ڈوبتی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہتھیلی مبارک اس میں رکھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے پانی پھوٹنے لگا اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس پانی سے وضو کیا۔ راوی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ابوحمزہ! (حضرت انس رضی اللہ عنہ کی کنیت) سارے آدمی کتنے تھے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: قریباً تین سو آدمی تھے۔''

جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کے لیے اترے

حدیث: 5

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ اَبُو جَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ؟ قَالَ: فَقِيلَ: نَعَمْ، فَقَالَ: وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى، لَئِنْ رَاَيْتُهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لَاَطَاَنَّ عَلَى رَقَبَتِهِ، اَوْ لَاُعَفِّرَنَّ وَجْهَهُ فِی التُّرَابِ، قَالَ: فَاَتٰی رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّی، زَعَمَ لِيَطَاَ عَلَى رَقَبَتِهِ، قَالَ: فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ اِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلَى عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِی بِيَدَيْهِ، قَالَ: فَقِيلَ لَهُ: مَا لَكَ؟ فَقَالَ:

❶ صحیح مسلم، باب معجزات النبی ﷺ، رقم: 5943، 5944.

اِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَخَنْدَقًا مِّنْ نَّارٍ وَهَوْلًا وَاَجْنِحَةً ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ دَنَا مِنِّي لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا ، قَالَ: فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا نَدْرِي فِي حَدِيثِ اَبِي هُرَيْرَةَ اَوْ شَيْءٌ بَلَغَهُ ﴿ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ۙ﴿۶﴾ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ؕ﴿۷﴾ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ؕ﴿۸﴾ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۙ﴿۹﴾ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ؕ﴿۱۰﴾ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ۙ﴿۱۱﴾ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ؕ﴿۱۲﴾ ﴾ .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ابو جہل نے کہا ، قریشیو! جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو کہ محمد ہمارے دین میں عیب نکالتا ہے ، ہمارے باپ دادا کو برا بھلا کہتا ہے ، ہمارے عقلمندوں کو احمق کہتا ہے ، ہمارے معبودوں کو برا بھلا کہتا ہے ، اور میں اب اللہ سے عہد کرتا ہوں کہ میں ایک وزنی پتھر لے کر محمد کے انتظار میں بیٹھوں گا ، جب وہ نماز میں سجدہ کرے گا تو میں پتھر سے اس کا سر کچل دوں گا ۔ پھر تم چاہے مجھے چھوڑ نا یا روکنا ، اس کے بعد عبد مناف میرے ساتھ جو مرضی کریں ۔ لوگوں نے کہا ، اللہ کی قسم ! ہم تم کو کبھی نہیں چھوڑیں گے ، اس لیے جو چاہو تم کر گزرو ۔ پھر جب صبح ہوئی تو ابو جہل نے ویسا ہی پتھر اٹھایا جیسا کہ اس نے بیان کیا تھا ، اور رسول اللہ ﷺ کے انتظار میں بیٹھ گیا ۔ رسول اللہ ﷺ اسی طرح تشریف لے گئے جس طرح روزانہ جاتے تھے اور نماز پڑھنے لگے ۔ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ میں گئے تو ابو جہل نے پتھر اٹھایا اور آپ ﷺ کی طرف بڑھا ۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کے قریب ہو گیا ۔ پھر اچانک شکست خوردہ ، بدحواس اور خوفزدہ ہو کر پلٹ پڑا ۔ پتھر پر اس کے دونوں ہاتھ خشک ہو گئے ، یہاں تک کہ اس نے پتھر ہاتھ سے پھینک دیا ۔ قریش کے چند لوگ اس

---

[1] مسند احمد : 370/2 ، رقم : 8831 ۔ شیخ شعیب نے اسے ''علی شرط مسلم صحیح'' کہا ہے ۔

کے پاس گئے، پوچھا، ابوالحکم کیا بات ہے؟ ابوجہل نے کہا، کل جو میں نے تم سے کہا تھا، اس کے لیے میں محمد (ﷺ) کی طرف بڑھا۔لیکن جب میں اس کے قریب ہوا تو دور سے ہی ایک موٹا تازہ اونٹ میرے سامنے آ گیا۔ اللہ کی قسم! ویسی کھوپڑی، اتنی موٹی گردن اور ایسے دانتوں والا اونٹ میں نے آج تک نہیں دیکھا۔ وہ مجھے کھانے کے لیے لپکا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ وہ جبرئیل علیہ السلام تھے۔ اگر ابوجہل قریب آتا تو وہ اسے پکڑ لیتے۔ چنانچہ قرآن کریم کی یہ آیات نازل ہوئیں: (ترجمہ): ''ہرگز نہیں، بے شک آدمی سرکش بن جاتا ہے۔ جب دیکھتا ہے کہ وہ دولت مند ہوگیا ہے، بے شک آپ کے رب کے پاس ہی سب کولوٹ کرآنا ہے۔کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جو روکتا ہے بندے کو جب وہ نماز پڑھتا ہے۔آپ کا کیا خیال ہے، اگرچہ وہ (بندہ) سیدھی راہ پر ہے یا اگرچہ وہ اللہ سے ڈرنے کا حکم دیتا ہے۔''

کیکر کے درخت نے تین مرتبہ کلمہ شہادت پڑھا

حدیث :6

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَاَقْبَلَ اَعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنَا قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ؟ قَالَ: وَمَنْ يَشْهَدُ عَلٰى مَا تَقُوْلُ: قَالَ هٰذِهِ السَّلَمَةُ فَدَعَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ بِشَاطِئِ الْوَادِيْ، فَاَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْاَرْضَ خَدًّا، حَتّٰى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا، فَشَهِدَتْ ثَلَاثًا. اَنَّهٗ كَمَا

قَالَ ، ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰی مَنْبَتِهَا .)) ❶

''اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ایک بدو آیا جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا، تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ بدو نے کہا جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں اس کی گواہی اور کون دیتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کیکر کا درخت گواہی دیتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وادی کے کنارے پر کھڑے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیکر کو بلایا تو کیکر زمین کو پھاڑتا ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تین مرتبہ کلمہ شہادت پڑھنے کا حکم دیا اور کیکر نے تین مرتبہ کلمہ پڑھا یعنی وہی الفاظ کہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائے تھے پھر وہ درخت اپنی جگہ پر واپس چلا گیا۔''

کھجور کے درخت کا معجزہ

حدیث: 7

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِیٌّ إِلَی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: بِمَ أَعْرِفُ أَنَّكَ نَبِیٌّ؟ قَالَ: إِنْ دَعَوْتُ هَذَا الْعِذْقَ مِنْ هَذِهِ النَّخْلَةِ أَتَشْهَدُ أَنِّی رَسُولُ اللّٰهِ؟ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، فَجَعَلَ یَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتَّی سَقَطَ إِلَی النَّبِیِّ ﷺ ، ثُمَّ قَالَ: ارْجِعْ ، فَعَادَ فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِیُّ .)) ❷

---

❶ سنن الدارمی: 26/1، رقم: 24، مشکوٰۃ المصابیح، رقم: 5925.

❷ سنن ترمذی، کتاب المناقب، رقم: 3628، سلسلة الصحیحة، رقم: 3315.

''اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دیہاتی آیا، اور اس نے آ کر عرض کیا کہ میں کیسے سمجھوں کہ آپ نبی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر میں اس درخت کی کھجور بھری شاخ کو حکم دوں تو کیا تم گواہی دو گے یعنی مان لو گے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے جواب دیا، ہاں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور بھری شاخ کو آواز دی تو درخت سے کھجوریں گرنے لگیں، یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک کھجوروں کا ڈھیر لگ گیا۔ پھر ارشاد فرمایا، لوٹ جاؤ تو کھجوریں واپس جا کر درخت پر لگ گئیں۔ یہ دیکھ کر دیہاتی نے اسلام قبول کر لیا۔''

کنویں میں لعاب دہن ڈالا تو پانی سے بھر گیا

حدیث: 8

((وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہ اَنَّهُمْ كَانُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَشْرَةَ مِائَةً يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ بِئْرٌ، فَنَزَحْنَاهَا، حَتَّى لَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَتَاهَا، فَجَلَسَ عَلَى شَفِيرِهَا، ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ، فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهُ فِيهَا فَتَرَكْنَاهَا غَيْرَ بَعِيدٍ، ثُمَّ قَالَ: دَعُوهَا سَاعَةً فَأَرْوَوْا اَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتَّى ارْتَحَلُوْا.)) [1]

''اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چودہ سو یا اس سے زائد آدمی تھے وہ سب ایک کنویں پر رکے اور اس کا سارا پانی (استعمال کے لیے) نکال لیا (حتیٰ کہ پانی ختم ہو گیا) صحابہ

[1] صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الحدیبیة، رقم الحدیث: 4150.

کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کنویں پر تشریف لائے اور اس کی منڈیر پر بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: کنویں کے پانی سے بھرا ہوا ڈول میرے پاس لاؤ۔ پانی بھرا ڈول لایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اپنا لب مبارک ڈال دیا اور اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا فرمائی، اور ارشاد فرمایا: چند لمحے انتظار کرو۔ اس کے بعد سب لوگ کنویں سے سیراب ہوئے اور جانوروں نے بھی خوب پانی پیا۔ پھر ہم وہاں سے چل دیے۔''

قرآن عظیم سب سے بڑا معجزہ ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚ فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٥٤﴾﴾ (الشعراء : 154)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''تو ہماری طرح ایک بشر ہی تو ہے، لہٰذا اگر تو سچوں میں سے ہے تو کوئی نشانی (معجزہ) لے آ۔''

حدیث: 9

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلَّا أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ، وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُهُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللّٰهُ إِلَيَّ، فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام انبیاء کو ایسے معجزات دیے گئے ہیں جنہیں دیکھ کر (اس زمانہ کے) لوگ ایمان لائے لیکن مجھے جو معجزہ دیا گیا وہ قرآن ہے جو بذریعہ وحی دیا گیا (جس سے قیامت

[1] صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، رقم: 4981.

تک لوگ متاثر ہوتے رہیں گے لہٰذا) مجھے امید ہے کہ قیامت کے روز مجھ پر ایمان لانے والے تعداد میں سب سے زیادہ ہوں گے۔''

انگلیوں کے درمیان سے پانی کا چشمہ پھوٹنے لگا

حدیث :10

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِی اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ، فَتَوَضَّأَ فَجَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا لَكُمْ؟ قَالُوا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِهِ وَنَشْرَبُ إِلَّا مَا فِي الرِّكْوَتِكَ، فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ فِي الرِّكْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُورُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ، قَالَ: فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا. قِيْلَ لِجَابِرٍ رضی اللہ عنہ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً.)) [1]

''اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حدیبیہ کے روز لوگوں کو پیاس لگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک صراحی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے وضو کیا، اتنے میں کافی لوگ جمع ہوگئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا بات ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمارے پاس پانی پینے کے لیے ہے نہ وضو کے لیے سوائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس صراحی کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس صراحی میں رکھ دیا۔ پانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے چشموں کی طرح نکلنے لگا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے پانی پیا بھی اور وضو بھی کیا۔ راوی حدیث حضرت سالم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اس روز تم

---

[1] صحیح بخاری، کتاب المناقب، رقم: 3576.

کتنے آدمی تھے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو پانی ہمارے لیے کافی تھا، ہم تو صرف پندرہ سو تھے۔''

ایک سو تیس صحابہ نے ایک بکری کا گوشت پیٹ بھر کر کھایا

حدیث: 11

((وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَلاثِيْنَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ؟ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ، فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوْقُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً؟ أَوْ قَالَ: أَمْ هِبَةً. لاَ، بَلْ بَيْعٌ. فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً، فَصُنِعَتْ وَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يُشْوَى، وَايْمُ اللّٰهِ مَا فِي الثَّلاثِيْنَ وَالْمِائَةِ إِلَّا قَدْ حَزَّ النَّبِيُّ ﷺ لَهُ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا، إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ، وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَ لَهُ، فَجَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ، فَأَكَلُوْا أَجْمَعُوْنَ، وَشَبِعْنَا، فَفَضَلَتِ الْقَصْعَتَانِ، فَحَمَلْنَاهُ عَلَى الْبَعِيْرِ.)) [1]

''اور حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم ایک سو تیس آدمی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (ایک سفر میں) تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا: کیا کسی کے ساتھ کھانے کی بھی کوئی چیز ہے؟ ایک صحابی کے ساتھ تقریبا ایک صاع کھانا (آٹا) تھا۔ وہ آٹا گوندھا گیا۔ پھر ایک لمبا تڑنگا مشرک پریشان بال بکریاں ہانکتا ہوا آیا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ بیچنے کے لئے ہیں یا کسی کا

[1] صحیح بخاری، کتاب الهبة وفضلها، رقم الحدیث: 2618.

عطیہ ہے یا آپ نے (عطیہ کی بجائے) ہبہ فرمایا۔ اس نے کہا کہ نہیں بیچنے کے لئے ہیں۔ آپ نے اس سے ایک بکری خریدی پھر ذبح کی گئی۔ پھر نبی کریم ﷺ نے اس کی کلیجی بھوننے کے لئے کہا۔ اللہ کی قسم! ایک سوتیس اصحاب میں سے ہر ایک کو اس کلیجی میں سے کاٹ کے دیا۔ جو موجود تھے انہیں تو آپ نے فوراً ہی دے دیا اور جو اس وقت موجود نہیں تھے ان کا حصہ محفوظ رکھ لیا۔ پھر بکری کے گوشت کو دو بڑی قابوں میں رکھا گیا اور سب نے خوب سیر ہو کر کھایا۔ جو کچھ قابوں میں بچ گیا تھا اسے اونٹ پر رکھ کر ہم واپس لائے۔''

دس ہزار لوگوں کا کھانا ایک ہزار صحابہ نے کھایا

حدیث: 12

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ ﷺ خَمَصًا شَدِيْدًا، فَانْكَفَيْتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ: هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَمَصًا شَدِيْدًا. فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ جِرَابًا فِيْهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيْرٍ، وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا، وَطَحَنَتِ الشَّعِيْرَ فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِيْ، وَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا، ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَبِمَنْ مَعَهُ. فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَتْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ كَانَ عِنْدَنَا، فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ. فَصَاحَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ! إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّ هَلاً بِكُمْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ، وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِيْنَكُمْ حَتَّى أَجِيْءَ.

فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِي، فَقَالَتْ: بِكَ وَبِكَ . فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ الَّذِيْ قُلْتِ . فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِيْنًا، فَبَسَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ، ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَسَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ: ادْعُ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعِيْ وَاقْدَحِيْ مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوْهَا، وَهُمْ أَلْفٌ، فَأُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَأَكَلُوْا حَتَّى تَرَكُوْهُ وَانْحَرَفُوْا، وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ، وَإِنَّ عَجِيْنَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ.)) [1]

''اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، جب خندق کھودی جا رہی تھی تو میں نے معلوم کیا کہ نبی کریم ﷺ انتہائی بھوک میں مبتلا ہیں۔ میں فوراً اپنی بیوی کے پاس آیا اور کہا: کیا تمہارے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے؟ میرا خیال ہے کہ رسول اللہ ﷺ انتہائی بھوکے ہیں۔ میری بیوی ایک تھیلا نکال کر لائیں جس میں ایک صاع جو تھے۔ گھر میں ہمارا ایک بکری کا بچہ بھی بندھا ہوا تھا۔ میں نے بکری کے بچے کو ذبح کیا اور میری بیوی نے جو کو چکی میں پیسا۔ جب میں ذبح سے فارغ ہوا تو وہ بھی جو پیس چکی تھیں۔ میں نے گوشت کی بوٹیاں کر کے ہانڈی میں رکھ دیا اور حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میری بیوی نے پہلے ہی تنبیہ کر دی تھی کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے مجھے شرمندہ نہ کرنا۔ چنانچہ میں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے کان میں یہ عرض کیا کہ یارسول اللہ! ہم نے ایک چھوٹا سا بچہ ذبح کر لیا اور ایک صاع جو پیس لیے ہیں جو ہمارے پاس تھے۔ اس لیے آپ دو ایک صحابہ کو لے کر تشریف لے چلیں۔ حضور اکرم ﷺ نے بہت بلند آواز سے فرمایا: اے

---

[1] صحيح بخاری، کتاب المغازی، رقم: 4102.

اہل خندق! جابر (رضی اللہ عنہ) نے تمہارے لئے کھانا تیار کروایا ہے۔ بس اب سارا کام چھوڑ دو اور جلدی چلے چلو۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا: جب تک میں نہ آ جاؤں ہانڈی چولھے پر سے نہ اتارنا اور نہ آٹے کی روٹی پکانی شروع کرنا۔ میں اپنے گھر آیا۔ ادھر حضور اکرم ﷺ بھی صحابہ رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔ میں اپنی بیوی کے پاس آیا تو وہ مجھے برا بھلا کہنے لگیں۔ میں نے کہا کہ تم نے جو کچھ مجھ سے کہا تھا میں نے حضور ﷺ کے سامنے عرض کر دیا تھا۔ آخر میری بیوی نے گندھا ہوا آٹا نکالا اور حضور ﷺ نے اس میں اپنے لعاب دہن کی آمیزش کردی اور برکت کی دعا کی۔ ہانڈی میں بھی آپ نے لعاب کی آمیزش کی اور برکت کی دعا کی۔ اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا: اب روٹی پکانے والی کو بلاؤ وہ میرے سامنے روٹی پکائے اور گوشت ہانڈی سے نکالے لیکن چولھے سے ہانڈی نہ اتارنا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد ہزار کے قریب تھی۔ میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں کہ اتنے ہی کھانے کو سب نے شکم سیر ہو کر کھایا اور کھانا بھی بچ گیا۔ جب تمام لوگ واپس ہو گئے تو ہماری ہانڈی اسی طرح ابل رہی تھی، جس طرح شروع میں تھی اور آٹے کی روٹیاں برابر پکائی جا رہی تھیں۔''

کھانے کی چیزوں میں برکت کا معجزہ

حدیث :13

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: لَمَّا كَانَ یَوْمُ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ، قَالُوا: یَا رَسُولَ اللّٰهِ! لَوْ أَذِنْتَ لَنَا فَنَحَرْنَا نَوَاضِحَنَا فَأَكَلْنَا وَادَّهَنَّا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: افْعَلُوا قَالَ: فَجَآءَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنْ فَعَلْتَ قَلَّ الظَّهْرُ

وَلٰـكِـنِ ادْعُهُـمْ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ لَـعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَ فِي ذٰلِكَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: نَعَمْ! قَالَ: فَـدَعَا بِنِطْعٍ فَبَسَطَهُ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ قَالَ: فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَفِّ ذُرَّةٍ ، قَالَ: وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ قَالَ: وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَسْرَةٍ حَتّٰـى اجْتَـمَـعَ عَلَى النِّطَعِ مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَّسِيرٌ قَـالَ: فَـدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَـلَيْـهِ بِالْبَرَكَةِ ، ثُمَّ قَالَ: خُذُوا فِي أَوْعِيَتِكُمْ قَالَ: فَأَخَذُوا فِي أَوْعِيَتِهِمْ حَتّٰى مَا تَرَكُوا فِي الْعَسْكَرِ وِعَـاءً إِلَّا مَـلَئُوْهُ قَالَ: فَأَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَقَالَ رَسُـولُ اللّٰهِ ﷺ: أَشْهَـدُ أَنْ لَّا إِلٰـهَ إِلَّا الـلّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُولُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍّ فَيُحْجَبُ عَنِ الْجَنَّةِ .)) [1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر لوگوں کو سخت بھوک لگی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ ہمیں اجازت دیں تو ہم اپنے اونٹ (کھانے کے لیے) ذبح کرلیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اچھا ذبح کرلو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور عرض کی، اگر اونٹ ذبح کیے گئے تو سواریاں کم پڑ جائیں گی (میرا مشورہ یہ ہے کہ) آپ لوگوں کو طلب فرمائیں اور انہیں حکم دیں کہ اپنی اپنی بچائی ہوئی کھانے کی چیزیں لے آئیں۔ پھر اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا فرمائیں، امید ہے اللہ تعالیٰ اس طرح کوئی راستہ نکال دیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ٹھیک ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دسترخوان منگوا کر بچھا دیا اور لوگوں کو کھانے سے بچی کھچی چیزیں لانے کا حکم دیا،

[1] صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان من مات علی التوحید دخل الجنة قطعاً، رقم الحدیث: 139.

کوئی مٹھی بھر مکئی لایا، کوئی مٹھی بھر کھجور لایا، کوئی روٹی کا ٹکڑا لے آیا حتیٰ کہ دستر خوان پر کچھ چیزیں اکٹھی ہوگئیں۔ آپ ﷺ نے دعا فرمائی اور لوگوں کو حکم دیا کہ اپنے اپنے برتن کھانے کی چیزوں سے بھرلو۔ سب لوگوں نے اپنے اپنے برتن بھر لیے، کوئی برتن ایسا نہ تھا جسے بھرا نہ گیا ہو۔ پھر سب نے کھانا شروع کیا اور سیر ہو گئے اور کھانا بچ گیا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں جو شخص ان دونوں باتوں پر یقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملے گا، اللہ اسے جنت سے محروم نہیں فرمائے گا۔“

حالت نماز میں اپنے پیچھے دیکھتے تھے

حدیث :14

((وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ، فَإِنِّي اَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِيْ، وَكَانَ اَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهِ وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهِ.)) [1]

”اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: صفیں برابر کرلو۔ میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا رہتا ہوں اور (نبی ﷺ کا یہ فرمان سن کر) ہم میں سے ہر شخص یہ کرتا کہ (صف میں) اپنا کندھا اپنے ساتھی کے کندھے سے اور اپنا قدم اس کے قدم سے ملا دیتا تھا۔“

درخت نبی کریم ﷺ کو پردہ مہیا کرتے ہیں

حدیث :15

((وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى نَزَلْنَا

[1] صحيح بخاري، كتاب الأذان، رقم: 725.

وَادِيًا اَفْيَحَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْضِيْ حَاجَتَهٗ فَاتَّبَعْتُهٗ بِاِدَاوَةٍ مِنْ مَاءٍ، فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهٖ وَاِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِيْ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اِحْدٰهُمَا فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ اِنْقَادِيْ عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَانْقَادَتْ مَعَهٗ كَالْبَعِيْرِ الْمَخْشُوْشِ الَّذِيْ يُصَانِعُ قَائِدَهٗ حَتّٰى اَتَى الشَّجَرَةَ الْاُخْرٰى فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ اِنْقَادِيْ عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَانْقَادَتْ مَعَهٗ كَذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا لَامَ بَيْنَهُمَا يَعْنِيْ جَمَعَهُمَا فَقَالَ الْتَئِمَا عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَالْتَأَمَتَا قَالَ جَابِرٌ رضی اللہ عنہ فَخَرَجْتُ اُحْضِرُ مَخَافَةَ اَنْ يَحِسَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقُرْبِيْ فَيَبْتَعِدُ قَالَ اِبْنُ عَبَّادٍ رضی اللہ عنہ فَيَتَبَعَّدُ فَجَلَسْتُ اُحَدِّثُ نَفْسِيْ فَحَانَتْ مِنِّيْ لَفْتَةٌ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُقْبِلًا وَاِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلٰى سَاقٍ .)) [1]

''اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے کہ ایک کھلی وادی میں ہم نے پڑاؤ کیا۔ رسول اللہ ﷺ رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ میں پانی کا برتن لیے آپ ﷺ کے ساتھ ہولیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اِدھر اُدھر نظر دوڑائی، لیکن آپ ﷺ کو پردہ کرنے والی کوئی چیز نظر نہ آئی۔ اس وادی کے کنارے پر دو درخت تھے۔ آپ ﷺ ان میں سے ایک درخت کے پاس گئے اور اس کی ایک شاخ کو پکڑ کر ارشاد فرمایا: اللہ کے حکم سے میری تابعداری کر۔ وہ درخت آپ ﷺ کا اس طرح تابع ہوگیا جس

[1] صحيح مسلم، كتاب الزهد، رقم: 7518.

طرح نکیل پڑا اونٹ اپنے مالک کا تابعدار ہوتا ہے۔ پھر آپ ﷺ دوسرے درخت کے پاس تشریف لے گئے، اس کی شاخ پکڑی اور ارشاد فرمایا: اللہ کے حکم سے میرا تابعدار ہو جا۔ چنانچہ دوسرا درخت بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہولیا۔ جب دونوں درخت وادی کے وسط میں پہنچ گئے تو آپ ﷺ نے حکم دیا دونوں مل جاؤ۔ چنانچہ دونوں درخت مل گئے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں (جب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ) نکلا تھا تو میرے دل میں یہ خدشہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ میری قربت کی وجہ سے (رفع حاجت کے لیے) دور چلے جائیں گے (جب رسول اللہ ﷺ رفع حاجت کے لیے چلے گئے تو) میں بیٹھ کر اپنے دل میں باتیں کرنے لگا اتنے میں مجھے سامنے سے رسول اکرم ﷺ واپس تشریف لاتے ہوئے نظر آئے اور (میں نے دیکھا کہ) دونوں درخت الگ الگ ہو کر اپنے تنے پر کھڑے ہو گئے ہیں۔''

ایک وسق کھانے کا معجزہ

حدیث :16

((وَعَـنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَطْعِمُهُ ، فَأَطْعَمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَسْقَ شَعِيْرٍ ، فَمَا زَالَ الـرَّجُـلُ يَأْكُلُ مِنْهُ هُوَ وَامْرَأَتُهُ وَوَصِيْفٌ لَهُمْ حَتّٰى كَالُوْهُ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ لَمْ تَكِيْلُوْهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ .)) [1]

''اور سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آکر آپ ﷺ سے کھانا طلب کیا۔ آپ ﷺ نے اسے ایک

[1] مسند احمد :337/3، صحیح مسلم، رقم :2281.

وسق (یعنی ساٹھ صاع) جو عطا فرمائے۔ کافی عرصہ تک وہ آدمی، اس کی بیوی اور ان کا ایک لڑکا اس سے کھاتے رہے۔ یہاں تک کہ ایک دفعہ انہوں نے اس کو ماپ لیا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اس کی پیمائش نہ کرتے تو تم اس سے کھاتے رہتے اور وہ تمہارے موجود رہتا۔‘‘

درخت کا معجزہ رسول اللہ ﷺ کے لیے تسکین کا باعث بنا

حدیث:17

((وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيْلُ علیہ السلام اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ حَزِيْنٌ، قَدْ تَخَضَّبَ بِالدَّمِ مِنْ فِعْلِ اَهْلِ مَكَّةَ، مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ جِبْرِيْلُ علیہ السلام: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ تُحِبُّ اَنْ أُرِيْكَ اٰيَةً؟ قَالَ: نَعَمْ، فَنَظَرَ اِلٰى شَجَرَةٍ مِنْ وَرَائِهِ فَقَالَ: اُدْعُ بِهَا، فَدَعَا بِهَا فَجَاءَتْ فَقَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: مُرْهَا فَلْتَرْجِعْ، فَاَمَرَهَا فَرَجَعَتْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: حَسْبِيْ حَسْبِيْ.)) [1]

’’اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت آپ ﷺ غمزدہ حالت میں بیٹھے تھے۔ اہل مکہ کے ظلم کی وجہ سے آپ ﷺ خون آلود تھے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ پسند فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کو کوئی معجزہ دکھایا جائے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ کے پیچھے ایک درخت دیکھا اور کہا آپ اس درخت کو بلائیں۔ آپ ﷺ نے اسے

[1] سنن دارمی: 261، رقم: 23، مسند احمد: 113/3، مشکوٰۃ المصابیح، للألبانی، کتاب الفضائل، باب فی المعجزات، الجزء الثالث، رقم الحدیث: 5924۔ شیخ حمزہ زین نے اسے ’’صحیح الإسناد‘‘ کہا ہے۔

بلایا، وہ درخت آیا اور آپ ﷺ کے سامنے آ کر کھڑا ہوگیا۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا آپ اسے حکم دیں کہ واپس چلا جائے۔ آپ ﷺ نے اسے واپس جانے کا حکم دیا، تو وہ واپس چلا گیا، تب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری تسکین کے لیے یہی کافی ہے۔''

باؤلا اونٹ رسول اللہ ﷺ کے حکم کی تعمیل کرتا ہے

حدیث :18

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ، قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ ، حَتّٰى إِذَا دَفَعْنَا إِلٰى حَائِطٍ مِنْ حِيْطَانِ بَنِي النَّجَّارِ إِذَا فِيْهِ جَمَلٌ لَا يَدْخُلُ الْحَائِطَ أَحَدٌ إِلَّا شَدَّ عَلَيْهِ ، قَالَ: فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ ، فَجَاءَ حَتّٰى أَتَى الْحَائِطَ ، فَدَعَا الْبَعِيْرَ ، فَجَاءَ وَاضِعًا مِشْفَرَهٗ إِلَى الْأَرْضِ حَتّٰى بَرَكَ بَيْنَ يَدَيْهِ ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: هَاتُوْا خِطَاماً۔ فَخَطَمَهٗ وَدَفَعَهٗ إِلٰى صَاحِبِهِ ، قَالَ: ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى النَّاسِ ، قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا يَعْلَمُ أَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ ، إِلَّا عَاصِيَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ .)) [1]

''اور سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی معیت میں ایک سفر سے واپس آئے، جب ہم بنونجار کے ایک باغ کے پاس پہنچے تو وہاں ایک باؤلا اونٹ تھا، جو کوئی بھی باغ میں جاتا اونٹ اس پر حملہ کر دیتا، انصار نے اس بات کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا، آپ ﷺ باغ میں گئے، آپ ﷺ نے اونٹ کو بلایا، اس نے آ کر اپنے ہونٹ زمین پر رکھ دیئے اور

[1] مسند احمد :310/3، رقم :14333۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح لغیرہ'' کہا ہے۔

آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی مہار لاؤ۔ آپ ﷺ نے اس کی رسی اس سے باندھ کر اس کے سر پر رکھ دی اور اونٹ کو اس کے مالک کے سپرد کر دیا۔ پھر آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: سرکش اور نافرمان جن وانس کے سوا زمین وآسمان کے درمیان موجود ہر چیز میرے متعلق جانتی ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔''

گھی میں برکت کا معجزہ

حدیث:19

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ، أَنَّ أُمَّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةَ كَانَتْ تُهْدِى فِى عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَبَيْنَا بَنُوْهَا يَسْأَلُوْنَهَا الْإِدَامَ، وَلَيْسَ عِنْدَهَا شَىْءٌ، فَعَمَدَتْ إِلٰى عُكَّتِهَا الَّتِى كَانَتْ تُهْدِى فِيْهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَوَجَدَتْ فِيْهَا سَمْنًا، فَمَا زَالَ يَدُوْمُ لَهَا أُدْمُ بَنِيْهَا حَتّٰى عَصَرَتْهُ، وَ أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: أَعَصَرْتِيْهِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: لَوْ تَرَكْتِيْهِ مَا زَالَ ذٰلِكِ لَكِ مُقِيْمًا.))

''اور سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدہ ام مالک بہزیہ رضی اللہ عنہا چمڑے کے ایک برتن میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گھی بطور ہدیہ بھیجا کرتی تھیں۔ ایک دفعہ ان کے بیٹوں نے ان سے سالن طلب کیا، ان کے پاس ایسی کوئی چیز نہ تھی، جسے وہ بطور سالن دیتیں، وہ جس برتن میں رسول اللہ ﷺ کی

---

1. مسند احمد: 340/3، 34، رقم: 14664، صحیح ابن حبان، رقم: 3232، 3233۔ ابن حبان نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

خدمت میں گھی بھیجا کرتی تھیں، اس میں انہوں نے تھوڑا سا گھی ڈالا، ایک عرصہ تک وہی گھی ان کے بیٹوں کے لیے سالن کا کام دیتا رہا۔ یہاں تک کہ ایک دفعہ انہوں نے اسے نچوڑ دیا۔ پھر آ کر رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا (کہ برتن کا گھی تو ختم ہوگیا)۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اسے نچوڑا تھا؟ عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اسے ویسے ہی استعمال کرتی رہتی تو وہ کبھی ختم نہ ہوتا۔''

کھانے میں اضافہ ہوگیا

حدیث :20

((وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أُتِيَ بِقَصْعَةٍ فِيْهَا ثَرِيْدٌ ، قَالَ: فَأَكَلَ وَأَكَلَ الْقَوْمُ ، فَلَمْ يَزَلِ الْقَوْمُ يَتَدَاوَلُوْنَهَا إِلٰى قَرِيْبٍ مِنَ الظُّهْرِ ، يَأْكُلُ كُلُّ قَوْمٍ ، ثُمَّ يَقُوْمُوْنَ وَيَجِيْءُ قَوْمٌ فَيَتَعَاقَبُوْهُ ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: هَلْ كَانَتْ تُمَدُّ بِطَعَامٍ؟ قَالَ: أَمَّا مِنَ الْأَرْضِ فَلَا ، إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ كَانَتْ تُمَدُّ مِنَ السَّمَاءِ .)) [1]

''اور سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں ثرید (وہ کھانا جس میں روٹی شوربے میں بھگو کر نرم کر کے کھائی جاتی ہے) کا ایک پیالہ پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے اور دیگر لوگوں نے وہ کھایا، ظہر کے وقت تک لوگ کھانا کھاتے

---

[1] مسند احمد: 12/5، رقم :20135، مستدرك حاكم :618/2۔ حاکم اور شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

رہے، ایک گروہ کھانا کھا کر اٹھ جاتا تو ان کے بعد دوسرا آ جاتا۔ ایک شخص نے سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا کھانے میں مزید کھانا شامل کیا جاتا رہا؟ انہوں نے جواب دیا: زمین سے تو شامل نہیں کیا گیا، البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ آسمان سے اس میں اضافہ کیا جاتا رہا ہو۔''

لکڑی تلوار بن گئی

حدیث :21

((وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ الْخَشْنٰی عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَمَّتِهٖ قَالَتْ: قَالَ عُكَاشَةً بْنُ مِحْصَنٍ رضی اللہ عنہ: اِنْقَطَعَ سَیْفِیْ یَوْمَ بَدْرٍ فَاَعْطَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَوْدًا، فَاِذَا هُوَ سَیْفٌ اَبْیَضُ طَوِیْلٌ، فَقَاتَلْتُ بِهٖ حَتّٰی هَزَمَ اللّٰهُ الْمُشْرِكِیْنَ وَلَمْ یَزَلْ عِنْدَهٗ حَتّٰی هَلَكَ .)) [1]

''اور حضرت عمر بن عثمان خشنی اپنے باپ سے اور وہ اپنی پھوپھی سے روایت کرتے ہیں کہ عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، بدر کے روز (لڑائی کے دوران) میری تلوار ٹوٹ گئی (میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا) آپ ﷺ نے مجھے ایک عود کی لکڑی تھما دی (اور ارشاد فرمایا اس سے لڑو) وہ لکڑی فوراً چمکتی ہوئی لمبی تلوار بن گئی اور میں مشرکین کی شکست تک اس تلوار سے لڑتا رہا۔ یہ تلوار حضرت عکاشہ کے پاس ان کی موت تک موجود رہی۔''

جنات نے قرآن سنا اور ہدایت پائی

حدیث :22

((وَعَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِی ، قَالَ:

[1] البداية والنهاية لإبن كثير :308/3.

سَأَلْتُ مَسْرُوقًا: مَنْ آذَنَ النَّبِيَّ ﷺ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ؟ فَقَالَ حَدَّثَنِي ـأَبُوكَ يَعْنِي عَبْدَاللّٰهِـ أَنَّهُ آذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ.)) ❶

''اور حضرت معن بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے سنا، وہ کہتے تھے کہ میں نے مسروق سے پوچھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کس نے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن جنوں نے سنا ہے؟ مسروق نے جواب دیا: تمہارے والد (عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ) نے مجھے بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک درخت نے یہ بتایا تھا۔''

زخم کا درد ختم ہوگیا

حدیث :23

((وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَثَرَ ضَرْبَةٍ فِي سَاقِ سَلَمَةَ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ! مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ؟ قَالَ: هٰذِهِ ضَرْبَةٌ أُصِبْتُهَا يَوْمَ خَيْبَرَ، قَالَ: يَوْمَ أُصِبْتُهَا، قَالَ النَّاسُ: أُصِيبَ سَلَمَةُ، فَأُتِيَ بِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَنَفَثَ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ، فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ.)) ❷

''اور یزید بن عبید سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر زخم کا ایک نشان دیکھا، میں نے پوچھا: ابومسلم! یہ نشان کیسا ہے؟ انہوں نے کہا: خیبر کے دن مجھے زخم لگا تھا، یہ اس کا نشان ہے، جس دن مجھے یہ

---

❶ صحيح بخاری، كتاب مناقب الأنصار، رقم :3859.

❷ مسند احمد :48/4، رقم :16514، صحيح بخاری، رقم :4206.

زخم آیا تھا، لوگوں نے کہا: سلمہ رضی اللہ عنہ کو شدید قسم کا زخم آیا ہے، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زخم پر لعاب دہن لگا کر تین پھونکیں ماریں، اس کے بعد اب تک مجھے اس میں کوئی درد محسوس نہیں ہوا۔''

کھجوروں میں برکت پڑ گئی

حدیث: 24

((وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: تُوُفِّيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ رضی اللہ عنہ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَاسْتَعَنْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَضَعُوا مِنْ دَيْنِهِ، فَطَلَبَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَفْعَلُوا، فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: اذْهَبْ فَصَنِّفْ تَمْرَكَ أَصْنَافًا: الْعَجْوَةَ عَلَى حِدَةٍ، وَعِذْقَ زَيْدٍ عَلَى حِدَةٍ، ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَيَّ، فَفَعَلْتُ ثُمَّ أَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ فَجَلَسَ عَلَى أَعْلَاهُ أَوْ فِي وَسَطِهِ، ثُمَّ قَالَ: كِلْ لِلْقَوْمِ، فَكِلْتُهُمْ حَتَّى أَوْفَيْتُهُمُ الَّذِي لَهُمْ وَبَقِيَ تَمْرِي كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ.)) [1]

''اور سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (میرے والد) حضرت عبد اللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو ان پر کچھ قرض تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے قرض خواہوں سے کہا جتنی کھجوریں میرے پاس ہیں وہ لے لو، لیکن انہوں نے اتنا کم لینے سے انکار کر دیا، تب حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، اور عرض کیا کہ آپ کو معلوم ہے کہ غزوہ احد کے دن میرے والد شہید ہو گئے، ان پر بہت زیادہ قرض تھا اور میں چاہتا ہوں کہ آپ قرض خواہوں سے

[1] صحیح بخاری، کتاب البیوع، رقم الحدیث: 2127.

قرض معاف کروادیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھا تو جا اور (اپنے باغ کی ہر قسم کی) کھجور کا (الگ الگ) ڈھیر لگادے۔ (مثلاً عجوہ کا ڈھیر الگ، عذق کا ڈھیر الگ) پھر مجھے بلالینا۔ میں نے ایسا ہی کیا اور رسول اللہ ﷺ کو بلا بھیجا۔ آپ ﷺ تشریف لائے اور ڈھیروں کے اوپر یا وسط میں بیٹھ گئے اور فرمایا: قرض خواہوں کو تول تول کر دیتے جاؤ۔ میں نے کھجوریں تولنی شروع کردیں حتیٰ کہ میرے والد کے سارے قرض خواہوں کا قرض پورا ہوگیا۔ آخر میں میری کھجوریں اتنی ہی تھیں جتنی شروع میں تھیں، گویا ان میں سے کچھ بھی کم نہ ہوئیں۔''

شاخ خرما روشن ہوگئی

حدیث :25

((وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ: هَاجَتِ السَّمَاءُ، مِنْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ، فَلَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ، بَرَقَتْ بَرْقَةٌ، فَرَأَى قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانِ فَقَالَ: مَا السُّرَى يَا قَتَادَةُ؟ قَالَ: عَلِمْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَنَّ شَاهِدَ الصَّلَاةِ قَلِيلٌ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَشْهَدَهَا۔ قَالَ: فَإِذَا صَلَّيْتَ فَاثْبُتْ حَتَّى أَمُرَّ بِكَ . فَلَمَّا انْصَرَفَ أَعْطَاهُ الْعُرْجُونَ وَقَالَ: خُذْ هَذَا فَسَيُضِيءُ أَمَامَكَ عَشْرًا، وَخَلْفَكَ عَشْرًا، فَإِذَا دَخَلْتَ الْبَيْتَ، وَتَرَائَيْتَ سَوَادًا، فِي زَاوِيَةِ الْبَيْتِ، فَاضْرِبْهُ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ، فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ. قَالَ: فَفَعَلَ فَنَحْنُ نُحِبُّ هَذِهِ الْعَرَاجِينَ لِذَلِكَ .))[1]

---

[1] مسند احمد: 65/3، رقم: 11624، مجمع الزوائد: 166/2، 167۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''اور سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: رات کو آسمان بادو باراں والا ہو گیا، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشا کے لیے گئے اور بجلی چمکی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کو دیکھ لیا اور پوچھا: قتادہ! کون سی چیز تم کو اس وقت میں لے آئی ہے؟ انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرا خیال تھا کہ نمازی کم ہوں گے، اس لیے میں نے چاہا کہ چلو میں تو پہنچ جاؤں۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز پڑھ لو تو میرے آنے تک اپنی جگہ پر ہی بیٹھے رہنا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو ان کو ایک کھجور کی شاخ دی اور فرمایا: یہ شاخ لے لو، یہ تمہارے آگے اور پیچھے دس دس (ہاتھ) تک روشنی پیدا کرے گی، جب تم گھر میں داخل ہو جاؤ اور گھر کے ایک کونے میں کوئی وجود دیکھ لو تو کلام کرنے سے پہلے اس کو مارنا، کیونکہ وہ شیطان ہو گا۔ پس انھوں نے ایسے ہی کیا، ہم اسی وجہ سے ان شاخوں اور چھڑیوں کو پسند کرتے ہیں۔''

بھیڑیے نے کلام کیا

حدیث :26

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ ذِئْبٌ اِلٰی رَاعِیْ غَنَمٍ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً، فَطَلَبَهُ الرَّاعِیْ حَتّٰی اِنْتَزَعَهَا مِنْهُ، قَالَ: فَصَعِدَ الذِّئْبُ عَلٰی تَلٍّ فَاَقْعٰی وَاسْتَذْفَرَ، وَقَالَ: قَدْ عَمِدْتُ اِلٰی رِزْقٍ رَزَقَنِیْهِ اللّٰهُ اَخَذْتُهٗ، ثُمَّ اَنْتَزَعْتَهٗ مِنِّیْ. فَقَالَ الرَّجُلُ: تَااللّٰهِ اِنْ رَأَیْتُ كَالْیَوْمِ ذِئْبًا یَتَكَلَّمُ! فَقَالَ الذِّئْبُ: اَعْجَبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِی النَّخَلَاتِ بَیْنَ الْحَرَّتَیْنِ، یُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضٰی وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ. قَالَ: فَكَانَ الرَّجُلُ یَهُوْدِیًّا، فَجَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَخْبَرَهٗ، وَاَسْلَمَ،

فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِنَّهَا أَمَارَةٌ مِنْ أَمَارَاتٍ بَيْنَ يَدِي السَّاعَةِ ، قَدْ اَوْ شَكَ الرَّجُلُ اَنْ يَخْرُجَ فَلَا يَرْجِعَ حَتّٰى يُحَدِّثَهُ نَعْلَاهُ وَسَوْطُهُ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهُ بَعْدَهُ .)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بھیڑیا چرواہے کی بکری لے گیا۔ چرواہے نے اس کا تعاقب کیا اور بکری چھڑوالی، بھیڑیا اونچے ٹیلے پر دم دبا کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا: میں نے اپنی خوراک حاصل کرنا چاہی اللہ نے مجھے دے دی لیکن تو نے مجھ سے چھین لی۔ چرواہے نے کہا: اللہ کی قسم! آج کے دن جیسا واقعہ میں نے کبھی نہیں دیکھا، بھیڑیا کلام کر رہا ہے۔ بھیڑیے نے کہا: اس سے بھی تعجب کی بات یہ ہے کہ ایک شخص (ﷺ) دو پہاڑوں کے درمیان واقع کھجوروں والے علاقہ میں موجود ہے جو ماضی اور مستقبل کی خبریں دیتا ہے۔ وہ چرواہا یہودی تھا۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ کو اس واقعہ کی خبر دی اور اسلام لے ایا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس واقعہ کی تصدیق کی اور فرمایا: یہ قیامت کی نشانیاں ہیں (قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ) ایک آدمی اپنے گھر سے باہر نکلے گا اور اس کی عدم موجودگی میں اس کے اہل نے جو باتیں کی ہوں گی وہ اس کی جوتی اور چھڑی تک بیان کرے گی۔''

کنویں سے کستوری کی خوشبو آنے لگی

حدیث: 27

((وَعَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَهْلِي ، عَنْ أَبِي قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَشَرِبَ

[1] مسند احمد: 306/2، رقم: 8063، مصنف عبد الراق، رقم: 20808۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

مِنْهُ ، ثُمَّ مَجَّ فِى الدَّلْوِ ، ثُمَّ صَبَّ فِى الْبِئْرِ أَوْ شَرِبَ مِنَ الدَّلْوِ ، ثُمَّ مَجَّ فِى الْبِئْرِ ، فَفَاحَ مِنْهَا مِثْلُ رِيحِ الْمِسْكِ .)) ❶

''اور عبدالجبار بن وائل سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میرے اہل نے مجھے حدیث بیان کی، وہ کہتے ہیں: مجھے میرے باپ نے بیان کیا کہ پانی کا ایک ڈول نبی کریم ﷺ کے پاس لایا گیا، آپ ﷺ نے اس سے پیا اور پھر ڈول میں کلی کی، اور وہ پانی کنویں میں پھینک دیا، یا اس طرح ہوا کہ آپ ﷺ نے ڈول سے پانی پیا اور کنویں میں کلی کی، پس اس کنویں سے کستوری کی طرح خوشبو پھیلنے لگی۔''

اونٹ اپنے مالک کا شکوہ کرتا ہے

حدیث :28

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: أَرْدَفَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ خَلْفَهٗ ، فَأَسَرَّ إِلَیَّ حَدِیْثاً لَا أُخْبِرُ بِهِ أَحَداً أَبَداً ، وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَحَبُّ مَا اسْتَتَرَبِهِ فِیْ حَاجَتِهِ هَدَفٌ ، أَوْحَائِشُ نَخْلٍ ، فَدَخَلَ یَوْماً حَائِطاً مِنْ حِیْطَانِ الْأَنْصَارِ ، فَإِذَا جَمَلٌ قَدْ أَتَاهُ فَجَرْجَرَ ، وَذَرَفَتْ عَیْنَاهُ ، قَالَ بَهْزٌ وَعَفَّانُ: فَلَمَّا رَأَى النَّبِیَّ ﷺ حَنَّ وَ ذَرَفَتْ عَیْنَاهُ ، فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ سَرَاتَهٗ وَذِفْرَاهُ ، فَسَکَنَ۔ فَقَالَ: مَنْ صَاحِبُ الْجَمَلِ؟ فَجَاءَ فَتًی مِنَ الْأَنْصَارِ ، فَقَالَ: هُوَ لِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، فَقَالَ: أَمَا تَتَّقِی اللّٰهَ فِی هٰذِهِ الْبَهِیْمَةِ الَّتِیْ مَلَّکَکَهَا اللّٰهُ . إِنَّهُ شَکَا اِلَیَّ أَنَّكَ تُجِیْعُهٗ وَتُدْئِبُهٗ .)) ❷

---

❶ مسند احمد :315/4، رقم :18838۔ شیخ شعیب نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

❷ مسند احمد: 204/1، رقم 1745، دلائل النبوة للبیهقی : 26/6، 27۔ شیخ شعیب نے اسے ''علی شرط مسلم صحیح'' کہا ہے۔

''اور سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن مجھے سواری پر اپنے پیچھے سوار کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے راز دارانہ طور پر ایک بات فرمائی، جو میں کبھی بھی کسی کو نہیں بتلاؤں گا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے وقت کسی بلند عمارت یا کھجوروں کے جھنڈ کو پسند کیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن انصاریوں کے کھجوروں کے باغات میں سے ایک باغ میں تشریف لے گئے، تو ایک اونٹ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر بلبلانا اور آنکھوں سے آنسو بہانا شروع کر دیا۔ جعفر اور عفان سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو رونے لگا اور اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی پشت پر اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو وہ پرسکون ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ ایک انصاری نوجوان نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! یہ اونٹ میرا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ نے تمہیں اس جانور کا مالک بنایا ہے۔ کیا تم اس کے بارے میں اللہ سے نہیں ڈرتے؟ اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور مشقت زیادہ لیتے ہو۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ خوشبو دار تھا

حدیث: 29

((وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ عِنْدَنَا، فَعَرِقَ، وَجَائَتْ أُمِّي بِقَارُورَةٍ، فَجَعَلَتْ تَسْلُتُ الْعَرَقَ فِيهَا، فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، مَا هَذَا الَّذِي تَصْنَعِينَ؟ فَقَالَتْ: هَذَا عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طِيبِنَا، وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ

الطِّیبِ .)) [1]

''اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارے ہاں قیلولہ کیا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسینہ آیا تو میری ماں ایک شیشی لے کر آئیں اور اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ جمع کرنے لگیں، اتنے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے اور ارشاد فرمایا: ام سلیم! یہ کیا کر رہی ہو؟ انھوں نے کہا: یہ آپ کا پسینہ ہے، ہم اس کو اپنی خوشبو میں ملائیں گے، جبکہ یہ پسینہ تو سب سے پاکیزہ اور اچھی خوشبو ہے۔''

اُم معبد کی لاغر بکری کے دودھ دینے لگی

حدیث:30

((عَنْ حُبَیْشِ بْنِ خَالِدٍ رضی اللہ عنہ ......هُوَ اَخُ اُمِّ مَعْبَدٍ رضی اللہ عنہا...... اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِیْنَ اُخْرِجَ مِنْ مَکَّةَ خَرَجَ مُهَاجِرًا اِلَی الْمَدِیْنَةِ، هُوَ وَاَبُوْبَکْرٍ رضی اللہ عنہ ، وَمَوْلٰی اَبِیْ بَکْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَیْرَةَ رضی اللہ عنہ وَدَلِیْلُهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ اللَّیْثِیُّ رضی اللہ عنہ ، مَرُّوْا عَلٰی خَیْمَتَیْ اُمِّ مَعْبَدٍ رضی اللہ عنہا ، فَسَأَلُوْهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِیَشْتَرُوْا مِنْهَا ، فَلَمْ یُصِیْبُوْا عِنْدَهَا شَیْئًا مِنْ ذٰلِكَ ، وَکَانَ الْقَوْمُ مُرْمَلِیْنَ...... مُسْنِتِیْنَ...... فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلٰی شَاةٍ فِیْ کَسْرِ الْخَیْمَةِ ، فَقَالَ : مَا هٰذِهِ الشَّاةُ یَا اُمَّ مَعْبَدٍ؟ قَالَتْ: شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ . قَالَ: هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ؟ قَالَتْ : هِیَ اَجْهَدُ مِنْ ذٰلِكَ . قَالَ: اَتَأْذَنِیْنَ لِیْ اَنْ اَحْلِبَهَا؟ قَالَتْ : بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اِنْ رَأَیْتَ بِهَا

[1] مسند احمد:136/3 ، رقم:12423۔ شیخ شعیب نے اسے ''علی شرط مسلم صحیح'' کہا ہے۔

حَلَبًا فَاحْلِبْهَا ، فَدَعَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَمَسَحَ بِيَدِهِ ضَرْعَهَا وَسَمَّى اللّٰهَ تَعَالٰى ، وَدَعَا لَهَا فِيْ شَاتِهَا ، فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ ، وَدَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ ، فَدَعَا بِاِنَاءٍ يُرْبِضُ الرَّهْطَ ، فَحَلَبَ فِيْهِ ثَجًّا ، حَتّٰى عَلَاهُ الْبَهَاءُ ، ثُمَّ سَقَاهَا حَتّٰى رَوِيَتْ ، وَسَقٰى اَصْحَابَهُ حَتّٰى رَوُوْا ، ثُمَّ شَرِبَ آخِرُهُمْ ، ثُمَّ حَلَبَ فِيْهِ ثَانِيًا بَعْدَ بَدْءٍ ، حَتّٰى مَلَأَ الْاِنَاءِ ، ثُمَّ غَادَرَهُ عِنْدَهَا ، وَبَايَعَهَا ، وَارْتَحَلُوْا عَنْهَا .))[1]

''اور حضرت حبیش بن خالد رضی اللہ عنہ...... ام معبد رضی اللہ عنہا کے بھائی...... سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکالے گئے اور مدینہ کی طرف ہجرت فرما ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کا غلام عامر بن فہیرہ اور ان حضرات کا گائیڈ عبد اللہ اللیثی تھے۔ جب یہ لوگ ام معبد رضی اللہ عنہا کے خیمے کے پاس سے گزرے تو ام معبد رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا اس کے پاس گوشت اور کھجوریں ہیں تاکہ وہ اس سے خرید سکیں۔ لیکن ان لوگوں کو ام معبد رضی اللہ عنہا سے کوئی چیز نہ ملی۔ ویسے بھی یہ لوگ غریب اور قحط زدہ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمے کے ایک کونے میں بکری دیکھی تو دریافت فرمایا: اے ام معبد! یہ بکری کیسی ہے؟ ام معبد رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: لاغر پن کی وجہ سے یہ بکری اپنے ریوڑ سے پیچھے رہ گئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا یہ دودھ دیتی ہے؟ ام معبد رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: دودھ کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم مجھے اس کا دودھ دوہنے کی اجازت دیتی ہو؟ ام معبد رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: میرے ماں

---

[1] شرح السنة للبغوی : 261/13، رقم :3704، مشکوٰۃ المصابیح ، کتاب الفضائل ، باب فی المعجزات ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث :5943 .

باپ آپ پر قربان! اگر آپ کو دودھ نظر آتا ہے تو بسم اللہ فرمائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے بکری منگوائی اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا اور بسم اللہ پڑھ کر اس کے لیے دعا فرمائی، بکری نے اپنے دونوں پاؤں کھول دیے، دودھ چھوڑ دیا اور جگالی کرنے لگی۔ پھر آپ ﷺ نے سارے گھر والوں کو کفایت کرنے والا برتن طلب فرمایا اور اس میں اتنا دودھ دوہا کہ اس کے اوپر تک جھاگ آ گئی۔ پھر آپ ﷺ نے ام معبد رضی اللہ عنہا کو دودھ پلایا حتیٰ کہ وہ بھی سیر ہوگئی پھر آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو پلایا حتیٰ کہ وہ بھی سیر ہوگئے۔ آخر میں آپ ﷺ نے خود دودھ نوش فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے دوبارہ اسی برتن میں دودھ دوہنا شروع کیا حتیٰ کہ وہ برتن سے بھر گیا اور اسے ام معبد کے حوالے کر دیا۔ (رخصت ہونے سے قبل) رسول اللہ ﷺ نے ام معبد رضی اللہ عنہا سے بیعت لی اور وہاں سے (مدینہ منورہ کی طرف) روانہ ہوگئے۔"

لکڑی کا تنا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا

حدیث :32

((وَعَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرُبُ، إِلٰى جِذْعٍ إِذْ كَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيْشاً، وَكَانَ يَخْطُبُ إِلٰى ذٰلِكَ الْجِذْعِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَلْ لَّكَ أَنْ نَّجْعَلَ لَكَ شَيْئًا تَقُوْمُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، حَتّٰى يَرَاكَ النَّاسُ وَتُسْمِعَهُمْ خُطْبَتَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَصُنِعَ لَهُ ثَلَاثُ دَرَجَاتٍ اللّٰاتِی عَلَى الْمِنْبَرِ، فَلَمَّا صُنِعَ الْمِنْبَرُ وَوُضِعَ فِی مَوْضِعِهِ الَّذِی وَضَعَهُ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَّأْتِیَ

الْمِنْبَرَ مَرَّ عَلَيْهِ ، فَلَمَّا جَاوَزَهُ خَارَ الْجِذْعُ حَتّٰى تَصَدَّعَ وَانْشَقَّ ، فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ حَتّٰى سَكَنَ ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الْمِنْبَرِ ، وَكَانَ إِذَا صَلّٰى صَلّٰى إِلَيْهِ ، فَلَمَّا هُدِمَ الْمَسْجِدُ وَغُيِّرَ ، أَخَذَ ذَاكَ الْجِذْعَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ ، فَكَانَ عِنْدَهُ حَتّٰى بَلِيَ وَأَكَلَتْهُ الْأَرْضَةُ وَعَادَ رُفَاتاً .)) [1]

''اور سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: جب مسجد کھجور کے تنوں اور شاخوں سے بنی ہوئی تھی تو رسول اللہ ﷺ کھجور کے ایک تنے کے پاس نماز ادا کیا کرتے تھے اور اسی کے پاس کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ ایک صحابی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ اجازت دیں تو ہم آپ کے لیے ایک ایسی چیز تیار کر دیں جس کے اوپر کھڑے ہو کر آپ جمعہ کے دن خطبہ دیا کریں، تاکہ سب لوگ آپ کو دیکھ سکیں اور آپ اپنا خطاب (آسانی سے) سب لوگوں کو سنا سکیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ٹھیک ہے۔ تو آپ ﷺ کے لیے تین سیڑھیوں والا منبر بنا دیا گیا، جب منبر تیار ہو گیا اور اسے رسول اللہ ﷺ نے اس کی جگہ پر رکھوا دیا، آپ ﷺ منبر پر جانے کے لیے اس تنے کے پاس سے گزرے تو وہ تنا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا، یہاں تک کہ وہ پھٹ گیا، رسول اللہ ﷺ اس کی طرف واپس پلٹے، اپنا ہاتھ مبارک اس پر پھیرا، یہاں تک کہ وہ پرسکون ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ منبر کی طرف گئے۔ آپ ﷺ جب بھی نماز پڑھتے تو اسی تنے کے قریب پڑھا کرتے تھے۔ جب مسجد کو گرا کر اس کی عمارت تبدیل کی گئی، تب اس تنے کو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ لے

[1] مسند احمد: 137/5، رقم: 21248، سنن دارمی، رقم: 36۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح لغیرہ'' کہا ہے۔

گئے، وہ انہی کے پاس رہا یہاں تک کہ وہ بوسیدہ ہو گیا، اسے دیمک کھا گئی اور وہ ریزہ ریزہ یعنی بھربھرا ہو گیا۔''

بکری کے بچے نے دودھ دینا شروع کر دیا

حدیث:32

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا يَافِعًا اَرْعٰى غَنَمًا لِعُقْبَةَ بْنِ اَبِىْ مُعِيْطٍ فَجَاءَ النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ وَقَدْ فَرَّا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَا يَا غُلَامُ! هَلْ عِنْدَكَ مِنْ لَبَنٍ تَسْقِيْنَا؟ فَقُلْتُ: اِنِّىْ مُؤْتَمَنٌ وَلَسْتُ سَاقِيَكُمَا، فَقَالَ النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم: هَلْ عِنْدَكَ مِنْ جَذَعَةٍ لَمْ يَنْزِ عَلَيْهَا الْفَحْلُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَاَتَيْتُهُمَا بِهَا فَاعْتَقَلَهَا النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم، وَمَسَحَ الضَّرْعَ، وَدَعَا، فَحَفَلَ الضَّرْعُ، ثُمَّ اَتَاهُ اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ بِصَخْرَةٍ مُنْقَعِرَةٍ، فَاحْتَلَبَ فِيْهَا فَشَرِبَ وَشَرِبَ اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ، ثُمَّ شَرِبْتُ، ثُمَّ قَالَ: لِلضَّرْعِ اَقْلِصْ فَقَلَصَ، قَالَ: فَاَتَيْتُهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقُلْتُ: عَلِّمْنِىْ مِنْ هٰذَا الْقَوْلِ، قَالَ اِنَّكَ غُلَامٌ مُعَلَّمٌ فَاَخَذْتُ مِنْ فِيْهِ سَبْعِيْنَ سُوْرَةً لَا يُنَازِعُنِىْ فِيْهَا اَحَدٌ.)) ❶

''اور سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بلوغت کے قریب تھا اور عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ ایک روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ دونوں حضرات مشرکین سے نفرت کرتے تھے، دونوں نے مجھ سے پوچھا: بیٹا! کیا پینے کے لیے کچھ دودھ ہے؟ میں نے عرض کیا بکریاں

---

❶ صفة الصفوة: 181/1.

میرے پاس امانت ہیں، لہٰذا میں دودھ نہیں پلا سکتا۔ نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: کیا کوئی ایسا بکری کا بچہ ہے جو ابھی نر سے جفت نہ ہوئی ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں! میں وہ بکری ان حضرات کے پاس لے گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے باندھا اور اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا اور دعا مانگی۔ تھنوں میں دودھ بھر آیا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک پتھر کا پیالہ لے آئے اور آپ ﷺ نے اس میں دودھ دوہا اور خوب پیا، پھر میں نے پیا، پھر آپ ﷺ نے تھنوں سے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا: خالی ہوجاؤ۔ تھن پہلے کی طرح خالی ہوگئے۔ میں (یعنی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) حاضر ہوا، اور عرض کیا مجھے بھی دعا سکھا دیجیے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم عقلمند لڑکے ہو۔ (یعنی تمہیں واقعی سیکھنا چاہیے) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (ایمان لانے کے بعد) میں نے رسول اللہ ﷺ سے براہ راست ستر سورتیں سیکھیں جن میں مجھ سے کوئی بحث نہیں کرسکتا۔''

دیوانہ بچہ شفایاب ہوگیا

حدیث:33

((وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ الْأَزْدِيِّ قَالَ: حَدَّثَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا رَأَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَرْمِي جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، وَخَلْفَهُ إِنْسَانٌ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ أَنْ يُصِيبُوهُ بِالْحِجَارَةِ، وَهُوَ يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ لَا يَقْتُلْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، وَإِذَا رَمَيْتُمْ فَارْمُوْا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ. ثُمَّ أَقْبَلَ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ بِابْنٍ لَهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ ابْنِي هٰذَا ذَاهِبُ الْعَقْلِ، فَادْعُ اللّٰهَ لَهُ، قَالَ لَهَا: ائْتِينِي بِمَاءٍ. فَأَتَتْهُ بِمَاءٍ فِي تَوْرٍ مِنْ

حِجَارَةٍ، فَتَفَلَ فِيهِ وَغَسَلَ وَجْهَهُ، ثُمَّ دَعَا فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبِي فَاغْسِلِيهِ بِهِ، وَاسْتَشْفِي اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ. فَقُلْتُ لَهَا: هَبِي لِي مِنْهُ قَلِيلًا لِابْنِي هٰذَا، فَأَخَذْتُ مِنْهُ قَلِيلًا بِأَصَابِعِي فَمَسَحْتُ بِهَا شَفَةَ ابْنِي، فَكَانَ مِنْ أَبَرِّ النَّاسِ، فَسَأَلْتُ الْمَرْأَةَ بَعْدُ مَا فَعَلَ ابْنُهَا، قَالَتْ: بَرِئَ أَحْسَنَ بُرْءٍ.)) ❶

''اور سلیمان بن عمرو بن احوص ازدی سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میری والدہ نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو جمرۂ عقبہ کی رمی کرتے ہوئے دیکھا، اس کے بعد آپ ﷺ آگے بڑھے اور ایک عورت اپنے بچے کو لیے آپ ﷺ کے پاس آ گئی اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرا یہ بیٹا دیوانہ ہے، آپ اللہ تعالیٰ سے اس کے حق میں دعا فرمائیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانی لاؤ۔ وہ پتھر کے ایک برتن میں پانی لے کر آئی، آپ نے اس میں اپنا لعاب دہن ڈالا، اور آپ نے اپنا چہرہ اس برتن کے اوپر دھویا، پانی نیچے اس برتن میں گرا، پھر آپ ﷺ نے اس برتن میں دعا پڑھی اور فرمایا: جاؤ بچے کو اس پانی کے ساتھ غسل دینا اور اللہ تعالیٰ سے شفا کی دعا کرنا۔ میں نے اس سے کہا: تو اس پانی میں سے تھوڑا سا مجھے بھی دے دے تاکہ میں اپنے بیٹے کو پلا لوں، پھر میں نے اپنی انگلی کے ساتھ اس میں سے تھوڑا سا پانی لے کر اپنے بیٹے کے ہونٹ پر لگا دیا۔ اس کے نتیجے میں وہ سب سے بڑھ کر نیک ہوا۔ میں نے اس کے بعد اس عورت سے اس کے بیٹے کے متعلق دریافت کیا کہ اس کا کیا حال ہے؟ اس نے بتلایا کہ وہ صحت یاب ہو گیا تھا۔''

---

❶ مسند احمد: 379/6، رقم: 27131۔ شیخ شعیب نے اسے ''حسن لغیرہ'' کہا ہے۔

چاند دو ٹکڑے ہو گیا

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَ اِنْ يَّرَوْا اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَ يَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ۝ ﴾ (القمر : 1-2)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''قیامت بہت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا۔ اور اگر وہ کوئی نشانی دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ (یہ) ایک جادو ہے جو گزر جانے والا ہے۔''

حدیث: 34

((وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، اِنْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شِقَّتَيْنِ حَتّٰی نَظَرُوْا إِلَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اشْهَدُوْا.)) [1]

''اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں چاند دو ٹکڑے ہوا، یہاں تک کہ لوگوں نے اسے دیکھ لیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گواہ ہو جاؤ۔''

پتھر آپ کو سلام کہا کرتا تھا

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ وَ اِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ ﴾

(البقرة : 74)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور بے شک پتھروں میں سے کچھ یقیناً وہ ہیں جن سے نہریں پھوٹ نکلتی ہیں اور بے شک ان میں سے کچھ یقیناً وہ ہیں جو پھٹ جاتے ہیں، پس ان سے پانی نکلتا ہے اور بے شک ان میں سے کچھ یقیناً وہ ہیں

[1] مسند احمد: 406/1، رقم: 3853، مستدرك حاكم: 214/4۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

جو اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں۔''

حدیث :35

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّی لَاَعْرَفُ حَجرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّی لَاعْرَفُهُ الْاٰنَ .)) ❶

''اور حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں مکہ کے اس پتھر کو جانتا ہوں جو مجھے نبوت سے قبل سلام کیا کرتا تھا، میں اب بھی اسے پہچانتا ہوں۔''

وحشی جانور رسول اللہ ﷺ کی آمد پر پُرسکون رہتے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ قَالَ اِنْ كُنْتَ جِئْتَ بِاٰيَةٍ فَاْتِ بِهَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝١٠٦ ﴾ (الاعراف : 106)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''فرعون نے کہا: اگر تو کوئی نشانی لے کر آیا ہے تو وہ پیش کرو، اگر تو سچوں میں سے ہے۔''

حدیث :36

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا ، قَالتْ: كَانَ لآلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَحْشٌ ، فَإِذَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَعِبَ وَاشْتَدَّ وَ أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ ، فَإِذَا أَحَسَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَدْ دَخَلَ ، رَبَضَ فَلَمْ يَترَمْرَمْ مَا دَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْبَيْتِ كَرَاهِيَةَ أَنْ يُّؤْذِيَهٗ .)) ❷

---

❶ صحیح مسلم، کتاب الفضائل، رقم :5939 .

❷ مسند احمد:113/6 ، رقم :24818۔ شیخ شعیب نے کہا: اس کے راوی ثقات اور صحیح کے ہیں۔

''اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک وحشی جانور تھا، جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم باہر چلے جاتے تو وہ کھیلتا کودتا اور آگے پیچھے دوڑتا تھا۔ لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد محسوس کرتا تو پرسکون ہو جاتا، پھر جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں رہتے، وہ کوئی حرکت نہ کرتا مبادا کہ اس کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف پہنچے۔''

جبل اُحد جھومنے لگا

حدیث: 37

((وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: كَانَ عَلٰی حِرَاءٍ هُوَ، وَاَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِیٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَیْرُ، فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اهْدَاْ، فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِیٌّ، اَوْ صِدِّیقٌ، اَوْ شَهِیدٌ.)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ حراء پہاڑ پر تھے کہ چٹان نے حرکت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تھم جا تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہید کھڑے ہیں۔''

کھانے کی چیزیں تسبیح بیان کرتی ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَ لٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا۝ ﴾ (بنی اسرائیل : 44)

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب من فضائل طلحة وزبير، رقم: 6247.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ تسبیح نہ کرتی ہو، لیکن تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے، بے شک وہ نہایت حوصلے والا، بہت بخشنے والا ہے۔''

حدیث: 38

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ .)) [1]

''اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) کھانا کھاتے ہوئے ہم کھانے کی تسبیح کی آواز سنتے تھے۔''

واقعہ معراج

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ① ﴾

(بنی اسرائیل: 1)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پاک ہے وہ جو رات کے ایک حصے میں اپنے بندے کو حرمت والی مسجد سے بہت دور کی اس مسجد تک لے گیا جس کے اردگرد کو ہم نے بہت برکت دی ہے، تاکہ ہم اسے اپنی کچھ نشانیاں دکھائیں۔ بلاشبہ وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے۔''

حدیث: 39

((وَعَنْ قَتَادَةُ رضی اللہ عنہ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ ،

[1] صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب علاماة النبوة فی الاسلام، رقم: 3579.

بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَطِيمِ ، وَرُبَّمَا قَالَ: فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا ، إِذْ أَتَانِي آتٍ ، فَشَقَّ مَا بَيْنَ هَذِهِ يَعْنِي مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهِ إِلَى شِعْرَتِهِ ، فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِي ، ثُمَّ أُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوءَةٍ إِيمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِي ثُمَّ حُشِيَ ، ثُمَّ أُعِيدَ ، فِي رِوَايَةٍ ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ، ثُمَّ مُلِئَ إِيمَانًا وَحِكْمَةً .)) [1]

''اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے مالک بن صعصعہ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسراء کی رات کا ذکر کرتے ہوئے ارشادفرمایا: میں (بیت اللہ شریف کے غیر مسقّف حصہ) حطیم میں لیٹا ہوا تھا بعض اوقات آپ نے (حطیم کے بجائے) حجر کا لفظ استعمال فرمایا ایک فرشتہ (حضرت جبرائیل علیہ السلام) میرے پاس آیا اس نے میرے سینے سے لے کر ناف تک کا حصہ چیرا اور میرا دل نکال لیا پھر میرے پاس ایک سونے کی طشتری لائی گئی جو ایمان سے بھری ہوئی تھی میرا دل (زمزم سے) دھویا گیا اس میں (اللہ کی محبت) بھری گئی اور واپس اسی جگہ رکھ دیا گیا۔ دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ میرا پیٹ زمزم کے پانی سے دھویا گیا اور پھر ایمان اور حکمت سے بھرا گیا۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المعمور کا مشاہدہ فرمایا

حدیث :40

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ فَقِيلَ مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ جِبْرِيلُ ، قَالَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم ، قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ ، قَالَ:

---

[1] صحيح بخارى، كتاب المناقب، باب علاماة النبوة فى الاسلام، رقم :3393.

قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ فَفُتِحَ لَنَا، فَإِذَا أَنَا بِآدَمَ، فَرَحَّبَ بِي وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَآءِ الثَّانِيَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلام فَقِيلَ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا، فَإِذَا أَنَا بِابْنَيِ الْخَالَةِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَم وَيَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّآءَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمَا، فَرَحَّبَا وَدَعَوَا لِي بِخَيْرٍ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَآءِ الثَّالِثَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، فَقِيلَ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ، قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا، فَإِذَا أَنَا بِيُوسُفَ عليه السلام إِذَا هُوَ قَدْ أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ، فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَآءِ الرَّابِعَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلام، قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قَالَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِإِدْرِيسَ فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ، قَالَ: اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾ ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَآءِ الْخَامِسَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِهَارُونَ عليه السلام فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَآءِ السَّادِسَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلام، قِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِمُوسٰى عليه السلام فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي

بِـخَيْـرٍ، ثُـمَّ عُـرِجَ بِـنَا إِلَى السَّمَآءِ السَّابِعَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ فَقِيلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ قِيـلَ: وَقَـدْ بُـعِـثَ إِلَيْـهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا، فَإِذَا أَنَا بِـإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَام مُسْـنِـدًا ظَهْـرَهُ إِلَـى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ، وَإِذَا هُوَ يَـدْخُـلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُودُونَ إِلَيْهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِـى إِلَى السِّـدْرَةِ الْـمُـنْتَهٰـى، وَإِذَا وَرَقُهَـا كَآذَانِ الْفِيْلَةِ، وَإِذَا ثَـمَـرُهَـا كَـالْـقِلَالِ، قَـالَ: فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ مَا غَشِىَ، تَغَيَّرَتْ، فَمَا أَحَدٌ مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَّنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا، فَـأَوْحَـى الـلّٰهُ إِلَىَّ مَا اَوْحٰى، فَفَرَضَ عَلَىَّ خَمْسِينَ صَلَاةً فِى كُـلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَنَزَلْتُ اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ: مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَـلٰـى أُمَّتِكَ؟ قُـلْـتُ: خَمْسِينَ صَلَاةً، قَالَ: ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ، فَـاسْـأَلْهُ التَّخْفِيفَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا يُطِيقُونَ ذٰلِكَ، فَإِنِّى قَدْ بَلَوْتُ بَـنِـى إِسْـرَآئِيـلَ وَخَبَرْتُهُمْ، قَالَ: فَرَجَعْتُ اِلٰى رَبِّى، فَقُلْتُ يَا رَبِّ! خَـفِّفْ عَـلٰـى أُمَّتِـى، فَـحَطَّ عَنِّىْ خَمْسًا، فَرَجَعْتُ اِلٰى مُـوْسٰـى فَـقُـلْـتُ: حَطَّ عَنِّىْ خَمْسًا، قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا يُطِيقُونَ ذٰلِكَ، فَـارْجِـعْ اِلٰـى رَبِّكَ، فَـاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ، قَالَ: فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّىْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، وَبَيْنَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَام حَتّٰى قَـالَ: يَـامُـحَـمَّـدُ! إِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، لِكُلِّ صَلَاةٍ عَشْرٌ فَذٰلِكَ خَمْسُونَ صَلَاةً وَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَـتْ لَـهٗ حَسَنَةً، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهٗ عَشْرًا، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَـلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ شَيْئًا فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً قَالَ:

فَنَزَلْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ اِلٰى مُوسٰى عَلَیْہِ السَّلَامُ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ، فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: فَقُلْتُ: قَدْ رَجَعْتُ اِلٰى رَبِّيْ حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ.)) [1]

''اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس براق لایا گیا۔ وہ ایک سفید رنگ کا لمبا چوپایہ ہے، گدھے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا، اپنا سم وہاں رکھتا ہے جہاں اس کی نظر کی آخری حد ہے۔ ارشاد فرمایا: میں اس پر سوار ہوا حتی کہ بیت المقدس آیا، فرمایا: میں نے اس کو اسی حلقے (کنڈے) سے باندھ دیا جس کے ساتھ انبیاء علیہم السلام اپنی سواریاں باندھتے تھے۔ فرمایا: پھر میں مسجد میں داخل ہوا اور اس میں دو رکعتیں پڑھیں، پھر (وہاں سے) نکلا تو جبریل علیہ السلام میرے پاس ایک برتن شراب کا اور ایک دودھ کا لے آئے۔ میں نے دودھ کا انتخاب کیا تو جبریل علیہ السلام نے کہا: آپ نے فطرت کو اختیار کیا ہے، پھر وہ ہمیں لے کر آسمان کی طرف بلند ہوئے۔ جبریل علیہ السلام نے (دروازہ) کھولنے کو کہا تو پوچھا گیا: آپ کون ہیں؟ کہا: جبریل ہوں۔ پوچھا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا: محمد ﷺ ہیں۔ کہا گیا: اور (کیا) انہیں بلوایا گیا تھا؟ کہا: بلوایا گیا تھا۔ اس پر ہمارے لیے (دروازہ) کھول دیا گیا تو میں اچانک آدم علیہ السلام کے سامنے تھا، انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لیے خیر کی دعا کی، پھر وہ ہمیں اوپر دوسرے آسمان کی طرف لے گئے، جبریل علیہ السلام نے دروازہ کھلوایا تو پوچھا گیا: آپ کون ہیں؟ کہا: جبریل ہوں۔ کہا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا: محمد ﷺ ہیں۔ کہا گیا: کیا انہیں بلوایا گیا تھا؟ کہا: بلوایا گیا تھا۔ تو ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا۔ اب میں دو خالہ زاد بھائیوں، عیسیٰ

[1] صحيح مسلم، كتاب الايمان، رقم: 411.

ابن مریم اور یحییٰ بن زکریا کے سامنے تھا (اللہ ان دونوں پر رحمت اور سلامتی بھیجے) دونوں نے مجھے مرحبا کہا او دعائے خیر کی، پھر جبریل علیہ السلام ہمیں اوپر تیسرے آسمان تک لے گئے، جبریل نے دروازہ کھلوایا تو کہا گیا: آپ کون ہیں؟ کہا: جبریل ہوں۔ کہا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کہا گیا: کیا ان کے پاس پیغام بھیجا گیا تھا۔ کہا: (ہاں) بھیجا گیا تھا۔ اس پر ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا تو میں نے یوسف علیہ السلام کو دیکھا، وہ ایسے تھے کہ (انسانوں کا) آدھا حسن انہیں عطا کیا گیا تھا، انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور دعائے خیر کی، پھر ہمیں اوپر چوتھے آسمان کی طرف لے جایا گیا، جبریل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا تو کہا گیا: یہ کون ہیں؟ کہا: جبریل ہوں۔ کہا گیا: اور آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کہا گیا: ان کے پاس پیغام بھیجا گیا تھا؟ کہا: ہاں، بھیجا گیا تھا۔ تو ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا، تب میرے سامنے ادریس علیہ السلام تھے۔ انہوں نے مجھے مرحبا کہا اور میرے لیے دعائے خیر کی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ہم نے اسے (ادریس علیہ السلام کو) بلند مقام تک رفعت عطا کی۔ پھر ہمیں اوپر پانچویں آسمان پر لے جایا گیا تو جبریل نے دروازہ کھلوایا، کہا گیا: یہ کون ہیں؟ کہا: جبریل ہوں۔ کہا گیا: اور آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پوچھا گیا: ان کے لیے پیغام بھیجا گیا تھا؟ کہا: ہاں بھیجا گیا تھا، چنانچہ ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا۔ تب میری ملاقات ہارون علیہ السلام سے ہوئی، انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لیے خیر کی دعا کی، پھر ہمیں چھٹے آسمان پر لے جایا گیا، جبریل علیہ السلام نے دروازہ کھلوایا تو کہا گیا: یہ کون ہیں؟ کہا: جبریل۔ کہا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پوچھا گیا: ان کے لیے پیغام بھیجا گیا تھا؟ کہا: ہاں بھیجا گیا تھا، تو ہمارے لیے دروازہ کھول دیا

گیا۔ تب میری ملاقات موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی، انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور دعائے خیر کی، پھر ہمیں اوپر ساتویں آسمان پر لے جایا گیا، جبریل نے دروازہ کھلوایا۔ کہا گیا: یہ کون ہیں؟ کہا: جبریل ہوں۔ کہا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کہا گیا: ان کے لیے پیغام بھیجا گیا تھا؟ کہا: ہاں بھیجا گیا تھا، چنانچہ ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا تو میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سامنے تھا، انہوں نے بیت معمور سے ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ اس (بیت معمور) میں ہر روز ستر ہزار فرشتے (عبادت کے لیے) داخل ہوتے ہیں، پھر کبھی دوبارہ اس میں واپس (آکر داخل) نہیں ہو سکتے، پھر جبریل مجھے سدرۃ المنتہیٰ (آخری سرحد پر واقع بیری کے درخت) کے پاس لے گئے، اس کے پتے ہاتھیوں کے کانوں اور اس کے بیر مٹکوں کی طرح ہیں، جب اللہ کے حکم سے جس چیز نے اسے ڈھانپنا تھا ڈھانپ لیا، تو وہ بدل گئی، اللہ تعالیٰ کی کوئی ایسی مخلوق نہیں جو اس کے حسن کا وصف بیان کر سکے، پھر اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی جو کی، اور مجھ پر ہر دن رات میں پچاس نمازیں فرض کیں، میں اتر کر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا: پچاس نمازیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اپنے رب کے پاس واپس جائیں اور اس سے تخفیف کی درخواست کریں کیونکہ آپ کی امت (کے لوگوں) کے پاس اس کی طاقت نہ ہو گی، میں بنی اسرائیل کو آزما چکا ہوں اور پرکھ چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تو میں واپس اپنے رب کے پاس گیا اور عرض کی: اے میرے رب! میری امت پر تخفیف فرما۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پانچ نمازیں کم کر دیں۔ میں واپس موسیٰ علیہ السلام کی طرف آیا اور کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پانچ نمازیں گھٹا دیں۔ انہوں نے کہا: آپ کی امت کے پاس (اتنی نمازیں پڑھنے

کی) طاقت نہ ہوگی۔ اپنے رب کی طرف لوٹ جایئے اور اس سے تخفیف کا سوال کیجیے۔ آپ نے فرمایا: تو میں اپنے رب تبارک و تعالیٰ اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان آتا جاتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! ہر دن اور رات میں پانچ نمازیں ہیں اور (اجر میں) ہر نماز کے لیے دس ہیں، (اس طرح) یہ پچاس نمازیں ہیں اور جو کوئی نیکی کا ارادہ کرے گا لیکن عمل نہ کرے گا، اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جائے گی، اور اگر وہ (اس ارادے پر) عمل کرے گا، تو اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اور جو کوئی ایک برائی کا ارادہ کرے گا اور (وہ برائی) کرے گا نہیں تو کچھ نہیں لکھا جائے گا اور اگر اسے کر لے گا تو ایک برائی لکھی جائے گی۔ آپ نے فرمایا: میں اترا اور موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا تو انہیں خبر دی، انہوں نے کہا: اپنے رب کے پاس واپس جائیں اور اس سے (مزید) تخفیف کی درخواست کریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے کہا: میں اپنے رب کے پاس (بار بار) واپس گیا ہوں حتیٰ کہ میں اس سے شرمندہ ہو گیا ہوں۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

فہرست آیاتِ قرآنیہ

فہرست احادیث نبویہ

مراجع ومصادر

1: قرآن حكيم.

2: الجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى، ومعه فتح الباری، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت.

3: الجامع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابى الجلبى، القاهرة، 1398هـ.

4: السنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت 275هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.

5: السنن لعبد اللّٰه محمد بن يزيد القزوينى، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى، مطبعة الحلبى، القاهرة.

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامى، بيروت، 1398هـ.

7: السنن لأبي عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت 303هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى، طبعة مكتبة المعارف، الرياض.

9: صحيح الجامع الصغير للألبانى، طبعة المكتب الإسلامى.

10: صحيح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى، دار إحياء التراث، بيروت.

11: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمى، منشورات دار الكتاب العربى، بيروت، 1402هـ.

12: مشكوٰة المصابيح للتربريزى، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم، بيروت.